ایس آئی او

منزل بہ منزل

ہے شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام

تاریخ ساز کارناموں کے لیے قوت ناگزیر ہے اور فطرت نے قوت کا خزانہ دورِ شباب میں رکھا ہے۔ سخت کوشش، جدوجہد اور عزم وامنگ سے عبارت زندگی کا یہ سنہری دور تاریخ کے تمام عظیم انقلابات کا سرچشمہ رہا ہے۔ محمد بن قاسمؒ اور طارق بن زیادؒ کی فتوحات ہوں یا البیرونی اور ابن بطوطہ کی جہاں بینی سب آہنی عزائم رکھنے والے حوصلہ مند نوجوانوں کی ولولہ انگیز داستانیں ہیں۔

تحریک اسلامی مکمل اسلام کی اقامت کے لیے کی جانے والی جدوجہد کا نام ہے۔ اِس جدوجہد میں بھی تاریخ کے ہر دور میں نوجوانوں نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ انبیائی دعوت کی تاریخ بھی اس کی تصدیق وتائید کرتی ہے۔ حضرت موسیٰؑ پر ایمان لانے والے نوجوانوں اور اصحاب کہف کا ذکر خود قرآن مجید میں ہے۔ خاتم الانبیاء حضرت محمدﷺ کی دعوت پر بھی نوجوانوں نے آگے بڑھ کر لبیک کہا، چنانچہ ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ، علی مرتضیٰؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، زبیر بن العوامؓ، مصعب بن عمیرؓ، جعفر طیارؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن وقاصؓ، بلال حبشیؓ، صہیب رومیؓ، معاذ بن جبلؓ... جیسے جوان اسلامی تاریخ کے درخشاں ستارے ہیں۔

ہر دور میں اسلام کے لیے اٹھنے والی تحریکات میں نوجوانوں نے فعال اور سرگرم کردار ادا کیا ہے۔ بیسویں صدی کی دوسری دہائی میں جب امام حسن البناؒ نے مصر میں اخوان المسلمون قائم کی تو بھی نوجوان پیش پیش تھے۔ خود داعی حسن البنا کی عمر ۲۲/سال تھی۔ ہندوستان میں جب مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی پکار پر ملت کے سنجیدہ اور فکر مند عناصر جماعت اسلامی کے عنوان سے یکجا ہوئے تو ان میں بھی اکثریت جوانوں کی تھی۔ خود مولانا مودودی محض ۳۸/ سال کے تھے۔

آج اسلامی تحریکیں دنیا کے کروڑوں انسانوں کے دلوں کی دھڑکن بن چکی ہیں۔

دنیا کے ہر گوشہ میں طلبہ ونوجوان اِن تحریکوں کے ہراول دستہ کا رول ادا کر رہے ہیں۔ نوجوانوں کی شجاعت، عزیمت، سرگرمی، جدوجہد اور قربانی ہر تحریک کی طرح اسلامی تحریکات کی کامیابی کے لیے بھی ناگزیر ہے۔

اسلامی طلبہ تنظیم کی تحریک

دورِ جدید کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ دور طلبہ کی اجتماعی تحریکوں اور تنظیموں کا دور ہے۔ بیسویں صدی میں مختلف مقاصد کے لیے دنیا بھر میں طلبہ کی تنظیمیں بنیں اور تعلیمی اِداروں میں طلبہ نے اپنے اپنے مقاصد کے لیے منظّم کوششوں کا آغاز کیا۔ طلبہ کی اہمیت کے پیش نظر ہر اہم سیاسی ونظریاتی تحریک نے اس محاذ پر توجہ دینا ضروری سمجھا۔

تحریک اسلامی کے لیے بھی یہ محاذ نہایت اہم تھا۔ چنانچہ تقسیم ملک سے قبل ۱۹۴۶ء میں دارالاسلام پٹھان کوٹ میں اس مقصد کے لیے ایک نشست بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ مگر اس وقت کے ہنگامہ خیز حالات میں یہ ممکن نہ ہوسکا۔ ۱۹۴۸ء میں، آزادی اور تقسیم ملک کے بعد، پاکستان میں تو طلبہ کی تنظیم قائم ہوگئی لیکن ہندوستان میں جہاں تحریک اسلامی کو نہایت صبر آزما حالات درپیش تھے اس جانب فوری توجہ ممکن نہ ہوسکی، البتہ ملک کے متعدد علاقوں میں اسلام پسند طلبہ اپنی اجتماعیت کے ساتھ مسلسل سرگرم عمل رہے۔

۱۹۵۶ء میں جماعت اسلامی نے اپنے چار سالہ میقاتی پروگرام میں طلبہ کے الگ حلقوں کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ مقامی اور علاقائی سطح پر جماعت کی سرپرستی میں طلبہ کے حلقے سرگرم عمل ہونے لگے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں **اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن** باضابطہ ایک دستور کے ساتھ کام کرنے لگی۔

۱۹۶۷ء میں جماعت اسلامی کا کل ہند اجتماع حیدرآباد میں ہوا۔ اس اجتماع نے طلبہ ونوجوانوں میں نئے حوصلے بیدار کیے اور ان میں منظّم ہوکر اسلام کی راہ میں جدوجہد کرنے کا احساس جاگا۔ طلبہ کی مختلف تنظیمیں ملک بھر میں قائم ہوگئیں۔ جماعت کے افراد نے بھی اپنی خصوصی دلچسپیوں سے طلبہ کے کام کو آگے بڑھایا۔ کہیں کہیں ریاستی سطح پر بھی تنظیم کی تشکیل

ہوگئی۔ اتر پردیش کے کئی مقامات پر اسٹوڈنٹس اور یوتھ آرگنائزیشن قائم ہوئیں۔ کیرالا میں **آئیڈیل اسٹوڈنٹ لیگ**؛ آندھرا پردیش (اے پی) میں **اسٹوڈنٹس اسلامک یونین**؛ تامل ناڈو میں **اسٹوڈنٹس اسلامک سرکل**؛ اور مغربی بنگال میں کلکتہ کو مرکز بنا کر کام کرنے والی **تنظیم مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن** وغیرہ قائم ہوئیں۔ بہار، مہاراشٹر اور کرناٹک میں طلبہ صوبائی سطح پر **حلقہ طلبہ اسلامی** کے نام سے منظّم ہوئے۔ اس دوران ان تنظیموں پر مشتمل ایک کوآرڈینیشن کمیٹی تشکیل دینے کی تحریک بھی ہوئی۔ ۱۹۷۴ء میں جماعت اسلامی ہند کی مرکزی مجلس شوریٰ نے طلبہ ونوجوانوں کی ایک کل ہند تنظیم بنانے کی تجویز پر غور بھی کیا مگر فوری طور پر اس کے حق میں فیصلہ نہ ہوسکا۔ جون ۱۹۷۵ء میں ایمرجنسی نافذ ہوگئی اور تمام جمہوری سرگرمیوں پر پابندی لگ گئی۔

طلبہ تنظیم کے لیے کوششیں: ایمرجنسی سے قبل

۱۹۴۶ء: دارالاسلام پٹھان کوٹ میں طلبہ تنظیم سے متعلق غور کرنے کے لیے ایک نشست بلانے کا فیصلہ

۱۹۵۶ء: جماعت کے چار سالہ میقاتی پروگرام میں طلبہ کے علیحدہ حلقوں کی سفارش اور اس کے تحت طلبہ کے مختلف مقامی حلقوں کا قیام۔

۱۹۵۶ء: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی حد تک ایک طلبہ تنظیم ایس آئی او کا قیام۔

۶۰ء کی دہائی: مختلف ریاستوں میں اسلامی طلبہ تنظیموں کا قیام۔

۱۹۷۴ء: جماعت اسلامی کی مرکزی شوریٰ میں کل ہند طلبہ تنظیم کے قیام کی تجویز پر غور۔

مارچ ۱۹۷۷ء میں ایمرجنسی کے خاتمہ کے بعد کچھ علاقائی طلبہ تنظیموں نے جماعت کے باقاعدہ فیصلہ کے بغیر خود ہی کل ہند تنظیم کے قیام کا فیصلہ کرلیا۔ یوں اپریل ۱۹۷۷ء میں علی گڑھ میں کل ہند سطح پر **اسٹوڈنٹس اسلامک موومنٹ** (ایس آئی ایم) کا قیام عمل میں آیا۔ آزادانہ طور پر کام کرنے والی کچھ تنظیموں نے اس میں شمولیت اختیار کی۔ امرائے حلقہ کی سرپرستی میں کام کرنے والی بیشتر اسلامی تنظیموں نے اس نئی تنظیم میں شمولیت اختیار نہیں کی۔ اِس لیے کہ جماعت نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا۔

ایس آئی یو (اے پی) نے پا کھال کے مقام پر منعقدہ اپنے ایک تربیتی اجتماع کے موقع پر ایک تجویز مرتب کر کے مرکز جماعت روانہ کی جس میں گزارش کی گئی کہ جماعت اپنے طلبہ کے حلقوں کے درمیان ایک کل ہند رابطے کی صورت پیدا کرے۔ اسی طرح کئی طلبہ تنظیمیں جماعت سے مستقل یہ مطالبہ کرتی رہیں کہ وہ اپنی سرپرستی میں ایک کل ہند تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ کرے۔ جماعت کے ذمہ داران کی جانب سے یہ یقین دلایا جاتا رہا کہ مناسب وقت پر جماعت اپنی نگرانی میں طلبہ کی کل ہند تنظیم قائم کرے گی۔

اسی اثناء میں بعض مقامات پر پہلے سے کام کرنے والی تنظیموں اور ایس آئی ایم کی کوششوں کے درمیان ہم آہنگی کی کمی کی خبر مرکز جماعت تک پہنچی تو مولانا محمد یوسف (امیر جماعت اسلامی ہند) نے اپریل ۱۹۸۰ء میں ایس آئی ایم اور دیگر طلبہ تنظیموں کے نمائندوں کو مرکز (دہلی) بلا کر افہام و تفہیم کی فضا ہموار کی۔ اس موقع پر یہ بات طے ہوئی کہ جہاں ایک تنظیم کام کر رہی ہو وہاں دوسری اس کی کوشش نہ کرے۔

فروری ۱۹۸۱ء میں حیدرآباد میں ہونے والے جماعت کے آل انڈیا اجتماع کے موقع پر بعض طلبہ تنظیموں کے نمائندوں نے پھر آپسی صلاح و مشورہ اور تبادلۂ خیال کے بعد مرکز جماعت تک اپنی اس خواہش کی ترسیل کی کہ جماعت کی طلبہ تنظیموں کے درمیان کسی نہ کسی سطح پر رابطے کی صورت تشکیل دی جائے۔

ایس آئی او: قیام کی سمت

کل ہند تنظیم کے لیے طلبہ کی کوششیں جاری رہیں۔ جماعت کے ذمہ داران سے اکثر طلبہ تنظیمیں مسلسل اس ضمن میں قطعی فیصلے کا مطالبہ کرتی رہیں۔ جماعت کی مرکزی شوریٰ نے اس مطالبہ پر غور اور اس کے تمام پہلوؤں کے جائزے کے لیے ایک کمیٹی کا تقرر کیا۔ کمیٹی نے مختلف طلبہ حلقوں اور تنظیموں سے مشاورت کی اور تفصیلی جائزہ لیا۔

اس دوران حلقہ طلبہ اسلامی بہار نے بڑی شدت کے ساتھ اپنا یہ قدرے مختلف موقف واضح کیا کہ کل ہند طلبہ تنظیم کے بجائے علاقائی طلبہ تنظیموں کا وفاق زیادہ فائدہ مند اور مناسب

ہوگا۔ طلبہ تنظیم کی ہیئت اور دیگر متعلقہ امور پر طلبہ کے مختلف حلقوں کے درمیان جزوی اختلافات تھے۔ لیکن اس بات پر سب متفق تھے کہ طلبہ تنظیموں کے دلائل اور ان کے موقف کو سننے اور ان پر سیر حاصل مباحثے کے بعد جماعت جو بھی فیصلہ کرے گی وہ سب کے لیے قابل قبول ہوگا۔

قیام کے مراحل

اپریل ۱۹۸۱ء: جماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ طلبہ کے درمیان کام کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لیے مولانا سراج الحسن صاحب کی کنویز شپ میں ایک کمیٹی کا تقرر کیا گیا۔ اس کمیٹی کی ذمہ داری طلبہ تنظیموں سے ملاقات کرکے ان کے خیالات جاننے اور اسے مرکز جماعت پہنچانے کی تھی۔

۲۶ر مئی ۱۹۸۱ء: ذکی کرمانی (صدر، ایس آئی ایم) نے اپنی شوریٰ کے فیصلے کے مطابق مرکز جماعت سے مطالبہ کیا کہ جماعت ایک بورڈ تشکیل دے جس میں ذمہ داران جماعت اور طلبہ نمائندے ہوں اور وہ بورڈ طلبہ تنظیموں کی نگرانی کرے۔

۲۹، ۳۰ر جون ۱۹۸۱ء: بنگلور میں طلبہ تنظیموں کے نمائندوں اور جماعت کی کمیٹی کی میٹنگ ہوئی۔ اس نشست میں حلقہ طلبہ اسلامی (بہار)، حلقہ طلبہ اسلامی (مہاراشٹر)، حلقہ طلبہ اسلامی (کرناٹک)، ایس آئی یو (اے پی)، ایس آئی سی (تمل ناڈو) نیز کیرالا، اتر پردیش اور دہلی کے نمائندوں نے شرکت کی۔ تفصیلی بحث و مباحثے کے بعد علاقائی طلبہ تنظیموں کے ایک وفاق کی تشکیل کی تجویز منظور ہوئی۔

۱۸ر ستمبر ۱۹۸۱ء: دوسرے مرحلے میں کمیٹی نے ایس آئی ایم کے نمائندوں سے گفتگو کی۔ اس نشست میں ایس آئی ایم کی مکمل شوریٰ موجود تھی۔ اخیر میں صدر ایس آئی ایم نے اپنی تنظیم کی قطعی رائے پر مشتمل ایک تحریر پیش کی جس میں دو صورتیں تجویز کیں: (۱) جماعت ایک کل ہند تنظیم قائم کرے یا (۲) بصورت دیگر، بدرجہ مجبوری، طلبہ تنظیموں کی رابطہ کمیٹی تشکیل دے۔

۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۱ء: کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد جماعت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ تمام طلبہ تنظیموں کا اجلاس بلایا جائے تا کہ اس سلسلہ میں کوئی قطعی اور

آخری فیصلہ کیا جا سکے۔

ایس آئی او کے قیام کے لیے
جماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے ذریعہ بنائی گئی کمیٹیاں

(۱) کنوینر: محمد سراج الحسن

اراکین: شفیع مونس، عبدالعزیز، ٹی کے عبداللہ

کام: طلبہ میں کام کے پہلوؤں کا جائزہ لینا، اس سے متعلق طلبہ تنظیموں کے خیالات معلوم کرنا اور طلبہ میں کام سے متعلق سفارشات شوریٰ کو پیش کرنا۔

مدت کار: اپریل ۱۹۸۱ء تا فروری ۱۹۸۲ء

(۲) کنوینر: سید حامد حسین

اراکین: ڈاکٹر احمد سجاد، سید یوسف

کام: کل ہند تنظیم کے بنیادی خطوط، اس کے دستور کے خدوخال وغیرہ پر مشتمل تجاویز متعین کرنا، استصواب کے لیے انہیں تنظیموں کو روانہ کرنا اور طلبہ تنظیموں کے ساتھ انہیں قطعیت دینا۔

مدت کار: فروری ۱۹۸۲ء تا اگست ۱۹۸۲ء

۱۰، ۱۱ر دسمبر ۱۹۸۱ء: چنانچہ کالی کٹ میں اسلامی طلبہ تنظیموں کے نمائندوں کا تاریخی اجلاس منعقد ہوا جس میں ایس آئی ایم، حلقہ طلبہ اسلامی (بہار)، حلقہ طلبہ اسلامی (مہاراشٹر)، حلقہ طلبہ اسلامی (کرناٹک)، ایس آئی یو (اے پی)، اور ایس آئی سی (تامل ناڈو) کے نمائندے شریک ہوئے۔ یہ موضوع زیر بحث آیا کہ جماعت کی باضابطہ سرپرستی میں کل ہند تنظیم ہونی چاہیے یا وفاق؟ غور وفکر کے بعد حلقہ طلبہ اسلامی (بہار) کے علاوہ تمام تنظیموں نے تنظیم کے حق میں رائے دی۔ اجلاس کے اخیر میں ایک تحریر مرتب کی گئی جس پر تمام نمائندوں نے دستخط کیے۔ اس تحریر میں یہ بھی درج تھا کہ جماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا فیصلہ حتمی اور بہر صورت واجب التعمیل ہوگا۔

۲۴؍دسمبر ۱۹۸۱ء: حلقہ طلبہ اسلامی (بہار) نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں اجلاسِ کالی کٹ کی روداد سننے کے بعد ایک بار پھر وفاق کے حق میں اپنی رائے پر اطمینان کا اظہار کیا اور اپنے دلائل کنوینر کمیٹی کو روانہ کیے۔

۱۶؍فروری ۱۹۸۲ء: جماعت کی مقرر کردہ کمیٹی کی سفارش کے مطابق مرکزی شوریٰ جماعت اسلامی ہند نے کل ہند تنظیم کے قیام کا فیصلہ کیا۔ نیز اس فیصلہ کے نفاذ اور تنظیم کے ابتدائی خدوخال کے تعین کے ضمن میں سفارشات کی ترتیب کے لیے سید حامد حسین صاحب کی کنوینرشپ میں ایک کمیٹی کا تقرر کیا۔

۳؍مارچ ۱۹۸۲ء: کمیٹی کی سفارشات کے مطابق مجوزہ کل ہند تنظیم کے خدوخال تمام طلبہ تنظیموں کو ان کی رائے جاننے کے لیے روانہ کیے گئے۔

جماعت اسلامی ہند کی مرکزی مجلس شوریٰ کا تاریخی فیصلہ
طلبہ (بشمول حلقہ ہائے طلبہ، ایس آئی ایم وغیرہ) کی ایک باقاعدہ کل ہند تنظیم ہو جسے جماعت کی سرپرستی حاصل رہے۔ سرپرستی کا مفہوم شوریٰ متعین کرے گی جس کے لیے حلقہ طلبہ (بہار) اور ایس آئی یو (اے پی) کے دستوروں کی متعلقہ دفعات پیش نظر رہیں گی۔ اِس تنظیم کا ایک دستور بھی ہوگا جو تنظیم باہمی مشورے سے تیار کرے گی اور اس کا نفاذ سرپرست کی منظوری کے بعد ہوگا۔

۸،۱۰؍مارچ ۱۹۸۲ء: ڈاکٹر محمد رفعت (صدر، ایس آئی ایم) نے مرکز جماعت کو اطلاع دی کہ کل ہند تنظیم کا فیصلہ قبول ہے، البتہ امیر جماعت سے درخواست کی کہ اس فیصلے کو اس وقت تک نافذ نہ کیا جائے جب تک طلبہ تنظیمیں اپنی شوریٰ اور نمائندگان سے اس سلسلے میں تفصیلی گفتگو نہ کرلیں۔

۲۱؍مارچ ۱۹۸۲ء: عبدالباسط انور (ایس آئی یو، اے پی) نے اطلاع دی کہ ان کی شوریٰ نے جماعت کے تمام فیصلوں کو قبول کرلیا ہے۔

۲۷؍مارچ ۱۹۸۲ء: عطاء اللہ (سکریٹری جنرل، ایس آئی سی، تمل ناڈو) نے مرکز

جماعت کو اطلاع دی کہ ان کی مجلس عاملہ نے شوریٰ کے تمام فیصلوں کو قبول کرلیا ہے۔

۱۶/اپریل ۱۹۸۲ء: حلقہ طلبہ اسلامی (بہار) کی شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ وہ اب بھی کل ہند تنظیم کے مقابلہ میں علاقائی تنظیموں کے وفاق کو زیادہ موزوں سمجھتے ہیں لیکن چونکہ جماعت نے ایک قطعی فیصلہ کرلیا ہے لہٰذا ''ہماری شوریٰ اس فیصلے اور مجوزہ تنظیم کے دستوری خاکہ سے متعلق طے شدہ بنیادی نکات سے اتفاق کرتی ہے۔''

۱۲ تا ۱۵/ اگست ۱۹۸۲ء: وجے واڑہ میں ایس آئی ایم کا خصوصی اجلاس ہوا۔ مجلس نمائندگان اور انصار کے نمائندوں نے فیصلہ کیا کہ جماعت کی مرکزی شوریٰ نے سرپرستی کی جو شکل تجویز کی ہے وہ ایس آئی ایم کے لیے قابل قبول نہیں ہے۔ ایس آئی ایم کے نزدیک سرپرستی کی مناسب شکل یہ ہے کہ طلبہ تنظیم اور جماعت کے نمائندوں پر مشتمل ایک مشاورتی کمیٹی تشکیل دی جائے جو ان اُمور کے سلسلہ میں تنظیم کو مشورہ دے جن کے ضمن میں تنظیم نے رجوع کیا ہو۔

۱۱/ دسمبر ۱۹۸۱ء کو طلبہ تنظیموں کا متفقہ فیصلہ

جماعت کی مرکزی شوریٰ کا جو بھی آخری فیصلہ ہوگا تمام تنظیموں کے لیے قابل قبول ہوگا۔ تمام تنظیموں کی طرف سے کمیٹی کو یقین دہانی زبانی اور تحریری کرائی جاتی رہی کہ سب کے لیے جماعت کی مجلس شوریٰ کا فیصلہ ہی بہرصورت واجب التعمیل ہوگا۔ اور اگر کسی تنظیم کو اِس معاملہ میں کسی ضابطہ کی تکمیل کرنی ضروری ہو تو وہ کرے گی۔ آخری طور پر سب نے یہ یقین دہانی کرائی کہ شوریٰ کا فیصلہ ہی ہر جگہ نافذ ہوگا۔

دستخط کنندگان: ایس ایم اقبال (حلقہ طلبہ اسلامی، بہار)؛ محمد رفعت (ایس آئی ایم)؛ عبدالباسط انور (ایس آئی یو، اے پی)؛ تجمل حسین (حلقہ طلبہ اسلامی، مہاراشٹر)؛ ٹی عبدالرؤف خالد (ایس آئی سی، تمل ناڈو)؛ محمد فہیم الدین (حلقہ طلبہ اسلامی، کرناٹک)

۲۶ تا ۲۹ /اگست ۱۹۸۲ء: تمام تنظیموں کے جوابات موصول ہو جانے کے بعد کنوینر نے

دستور کی تشکیل کے لیے دہلی میں اجلاس طلب کیا۔ اس میں شرکت کے لیے ایس آئی ایم کے سات اور دیگر تنظیموں کے تین تین نمائندوں کو دعوت دی گئی۔

جناب شفیع مونس صاحب کی صدارت میں منعقدہ اس اجلاس میں حلقہ طلبہ اسلامی (بہار) سے محمد جعفر، احمد علی اختر، اور سید محمد اقبال؛ اسٹوڈنٹس اسلامک یونین (اے پی) سے عبدالباسط انور، حامد محمد خان، اور خواجہ عارف الدین؛ حلقہ طلبہ اسلامی (مہاراشٹر) سے اشفاق احمد، تجمل حسین، اور رفیق احمد؛ اسٹوڈنٹس اسلامک سرکل (تمل ناڈو) سے محمد غالب حسین، پی محمد عطاء اللہ، اور ٹی عبدالرؤف خالد؛ حلقہ طلبہ اسلامی (کرناٹک) سے اقبال ملا، فہیم الدین، اور لیاقت ملا شریک ہوئے۔ ایس آئی ایم کا کوئی نمائندہ شریک اجلاس نہیں ہوا۔

اس اہم اجلاس میں طلبہ کی ملک گیر اسلامی تنظیم کا دستور مرتب کیا گیا۔

تنظیم کا نام **اسلامی تنظیم طلبہ** قرار دیا گیا۔

یہ دستور سرپرست اعلیٰ کی منظوری کے بعد یکم محرم الحرام ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۹/اکتوبر ۱۹۸۲ء سے نافذ العمل قرار پایا۔ رکنیت سازی اور تنظیمی ڈھانچے کے قیام کا عمل شروع ہوا۔

بانیان ایس آئی او

۲۶ تا ۲۹/اگست ۱۹۸۲ء کو دہلی میں مختلف طلبہ تنظیموں کے مندرجہ ذیل نمائندوں نے جماعت کی مقرر کردہ کمیٹی کے ساتھ میٹنگ کی؛ دستور کو حتمی شکل دی، تنظیم کے خدوخال اور بنیادی خطوط متعین کیے اور تنظیم قائم کی۔

حلقہ طلبہ اسلامی (بہار): محمد جعفر، احمد علی اختر، ایس ایم اقبال

اسٹوڈنٹس اسلامک یونین (اے پی): عبدالباسط انور، حامد محمد خان، خواجہ عارف الدین

حلقہ طلبہ اسلامی (مہاراشٹر): اشفاق احمد، تجمل حسین، رفیق احمد

اسٹوڈنٹس اسلامک سرکل (تمل ناڈو): محمد غالب حسین، پی محمد عطاء اللہ، ٹی عبدالرؤف خالد

حلقہ طلبہ اسلامی (کرناٹک): اقبال ملا، فہیم الدین، لیاقت ملا

اور اس طرح بالآخر جماعت اسلامی ہند نے طلبہ کی ملک گیر تنظیم کے قیام کا تاریخی فیصلہ

کرلیا۔ طلبہ تنظیموں سے مشاورت کے بعد اس کی ہیئت اور شکل سے متعلق کچھ بنیادی فیصلے بھی کرلیے گئے۔ بعض تنظیموں کو اس فیصلے کے کچھ پہلوؤں سے اختلاف تھے۔ لیکن طلبہ تنظیموں نے اجتماعی اسپرٹ اور دانشمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جماعت کے اجتماعی فیصلے کو اپنی انفرادی آراء پر ترجیح دی۔ حلقہ طلبہ اسلامی (بہار) نے بھی کل ہند طلبہ تنظیم کے قیام سے اپنے شدید اختلاف کے باوجود جماعت کے فیصلے پر لبیک کہا۔ اور آخر کار کل ہند تنظیم قائم ہوگئی۔ لیکن ایس آئی ایم نے سرپرستی کی مجوزہ شکل سے اختلاف کیا اور اس اختلاف کی بنیاد پر نئی کل ہند تنظیم میں شمولیت اختیار نہیں کی۔ یوں کل ہند سطح پر واحد اسلامی طلبہ تنظیم کے قیام کی کوششوں میں یک گونہ رکاوٹ پیدا ہوگئی۔ نتیجتاً جماعت کی قائم کردہ اسلامی تنظیم طلبہ اور ایس آئی ایم متوازی طور پر کام کرنے لگیں۔

تحریک اسلامی ہند کی تاریخ میں یہ فیصلہ نہایت دوررَس اہمیت کا حامل تھا۔ اس فیصلہ نے تحریک اور اس کی دعوت کا رشتہ نئی نسل سے جوڑا۔ تحریک کو نیا خون اور نئی توانائی فراہم کی۔ ملک بھر میں مسلم نوجوانوں کو ایک فکر اور سمت عطا کی۔

آغازِ سفر

کل ہند تنظیم کے قیام کا فیصلہ ہوتے ہی ملک بھر میں تیزی سے رکنیت سازی کا عمل شروع ہوا اور جولائی ۱۹۸۳ء میں آندھرا پردیش، اتر پردیش، بہار، تمل ناڈو، راجستھان، کرناٹک، کیرالا، مغربی بنگال اور مہاراشٹر کی حلقہ جاتی مشاورتی کونسل کے لیے منتخب شدہ تقریباً ۹۰ رممبران دہلی میں جمع ہوئے تاکہ کل ہند صدر اور مرکزی مشاورتی کونسل کا انتخاب عمل میں آئے اور تنظیم ملک گیر سطح پر باضابطہ اپنی سرگرمیوں کا آغاز کرسکے۔ محمد جعفر (بہار) کا پہلے صدر تنظیم کے طور پر انتخاب عمل میں آیا۔ انتخابی پروسس کی تکمیل پر سرپرست اعلیٰ مولانا ابواللیث اصلاحی ندویؒ نے اپنے خطاب میں فرمایا:

میں کچھ دنوں سے محسوس کررہا ہوں کہ ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی تائید و توفیق اس تنظیم اور اس کے کارکنوں کو حاصل ہوتی رہے گی۔ جماعت اسلامی نے اس تنظیم کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔ اگرچہ اس کے اس فیصلہ اور ملک کی بہت سی مسلم اور غیر مسلم جماعتوں کے فیصلے میں بظاہر اشتراک پایا جاتا ہے۔ ان کے بھی کم از کم سیاسی جماعتوں کے اپنے طلبہ کا ایک ونگ ہوتا ہے۔ اِس اعتبار سے ایک ظاہری سی مناسبت ہمارے اس فیصلے میں اور ان کے فیصلوں اور عمل میں نظر آتی ہے۔ لیکن میں اپنی معلومات کی بنا پر احساس رکھتا ہوں کہ ہم میں اور ان میں فرق ہے۔ ان

پہلی میقات ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۵ء

صدر تنظیم: محمد جعفر (بہار)

جنرل سکریٹری: تجمل حسین (مہاراشٹر)

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) عبدالباسط انور (اے پی)
(۲) پی اے عبدالحکیم (کیرالا)
(۳) اقبال ملا (کرناٹک)
(۴) ٹی عبدالرؤف خالد (تمل ناڈو)
(۵) اشفاق احمد (مہاراشٹر)
(۶) پی ماہن (کیرالا)
(۷) حافظ منظور علی خان (راجستھان)
(۸) سید محمد اقبال (بہار)
(۹) سی ایچ عبدالقادر (کیرالا)
(۱۰) حامد محمد خان (اے پی)
(۱۱) غالب حسین (تمل ناڈو)
(۱۲) محمد نیر (مغربی بنگال)
(۱۳) ابوذر کمال الدین (بہار)
(۱۴) سالک دھامپوری (دہلی)
(۱۵) جاوید علی (اتر پردیش)

جماعتوں کے مقاصد جیسا کہ معلوم ہے دنیاوی ہیں اور ان کا مقصد زیادہ تر سیاسی قوت و اقتدار کا حصول ہے۔ جماعت اسلامی کے سامنے ایسا کوئی مقصد نہیں۔ جہاں تک سیاست کا تعلق ہے آپ کو یہ معلوم ہے کہ جماعت دین وسیاست میں تفریق کی قائل نہیں ہے۔ الیکشن میں حصہ لینا اس کے نزدیک اصولی طور پر ممنوع و ناجائز نہیں لیکن مختلف وجوہ سے اب تک اس نے سیاست میں حصہ لینے کا فیصلہ نہیں کیا۔ اس لیے اس کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ جماعت طلبہ کو اپنے سیاسی مقاصد کے لیے کارآمد بنانا چاہتی ہے اور ان کی خدمات سے فائدہ اُٹھانا چاہتی ہے۔ اس کے ماسوا بھی جماعت کے جتنے کام ہیں ان سب کا مدعا صرف ان فرائض کی ادائیگی ہے جو اسلام ہر مسلمان پر انفرادی اور اجتماعی طور سے عائد کرتا ہے۔ اور خود جماعت کے قیام کا منشا بھی محض رضائے الٰہی اور خوفِ آخرت ہے۔ یہی چیز جماعت کے تمام کاموں میں پیش نظر رہتی ہے۔ اور اگر اس نے طلبہ کی تنظیم کے قیام کا فیصلہ کیا ہے تو وہ بھی اِسی جذبے اور مقصد کے ساتھ کیا ہے۔ غرض یہ کہ اس مقصد اور اِرادے کے ساتھ اِس تنظیم کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اِسی کے ساتھ خود طلبہ تنظیم نے اپنے لیے جو دستور تجویز کیا ہے اِس میں بھی اسی مقصد کو بطور اصل اور اَساس اپنے سامنے رکھا ہے۔ جیسا کہ دستور کے تمہیدی فقروں سے واضح ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق ان لوگوں کو اپنی نصرت اور تائید سے محروم نہیں کرے گا جو اس کی رضا کے لیے کام کرنا چاہتے ہیں۔ اِس تصور کے تحت اللہ کی توفیق اور اس کی دست گیری کے جو مختلف تجربات میں نے اپنی اس زندگی میں کیے ہیں اس بناء پر یقین رکھتا ہوں کہ ان شاء اللہ اِس تنظیم کو اور اس کے کارکنوں کو اللہ کی تائید ونصرت حاصل ہوتی رہے گی۔ میں اسی کا مظہر سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات نے جو فیصلے کیے ہیں وہ، میرے خیال اور دانست کے مطابق، مناسب ترین فیصلے ہیں جو موجودہ حالات میں کیے جاسکتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک وہی کام مقبول ہوتا ہے جو اس کی رضا کے لیے کیا جائے اور اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کیا جائے۔ اسے بطور اصل آپ لوگ اپنے سامنے رکھیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی مقصد نہ رہے اور آخرت کی کامیابی کو ہی اپنا مقصد و مدعا بنائیے اسی وقت آپ کا کام مفید، بابرکت اور اللہ کے نزدیک مقبول ہوگا۔

نئ کل ہند طلبہ تنظیم نے یکم اگست ۱۹۸۳ء سے کام کا آغاز کیا۔ مرکزی مشاورتی کونسل (CAC) کے پہلے ہی اجلاس میں تنظیم کا نام بدل کر **اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا** (ایس آئی او) کر دیا گیا۔ اور پورے ملک میں کام شروع ہوگیا۔

کل ہند تنظیم کے قیام سے نوجوانوں میں ایک عجیب مسرت اور جوش و ولولہ کی کیفیت تھی۔ ہر سطح کے ذمہ داران نے ملک بھر کے پیہم دورے کیے، لوگوں کو مطمئن کیا۔ جگہ جگہ تنظیم کا ڈھانچہ کھڑا کیا۔ مرکزی مشاورتی کونسل نے تنظیم کا جو رُخ اور مزاج متعین کیا تھا اسے ایک ایک کارکن تک منتقل کرنے کی کوشش کی۔

پہلے دو سالہ منصوبہ میں کام کے چھ محاذ متعین کیے گئے: تنظیم، مسلم طلبہ و نوجوان، غیر مسلم طلبہ و نوجوان، تعلیمی اِدارے، تربیت اور خدمت خلق۔ بنیادی طور پر اس میقات میں تنظیم کے تعارف اور اس کے ڈھانچہ کو کھڑا کرنے کا کام کیا گیا۔ اس نوزائیدہ تنظیم کو مؤثر قیادت کی فراہمی کے لیے منتخب افراد کی تربیت پر بھی بھرپور توجہ دی گئی۔

بہت مختصر وسائل کے ساتھ محض اللہ کی تائید و نصرت کے ذریعہ اور بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل پورے ملک میں تنظیم اپنے پیروں پر کھڑی ہوگئی۔

پہلی میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ ذمہ داران کے ملک گیر دورے اور ہر جگہ تنظیم کو قائم کرنے کی کوشش۔

☆ کالی کٹ میں کیرالا اسٹیٹ کانفرنس (۸ تا ۱۰ر جنوری ۱۹۸۵ء): پچاس ہزار مندوبین اور ایک لاکھ سے زائد شرکاء۔ بچوں کے سیشن میں دس ہزار بچوں کی شرکت۔ افتتاح بدست مولانا ابواللیث اصلاحیؒ؛ فرانسیسی نومسلم سلمٰی جارودی اور رجاؒ جارودی کی شرکت۔

☆ منتخب ممبران کا کیمپ ۱۰ تا ۱۶ر مارچ ۱۹۸۵ء سری رنگا پٹنم میسور۔ ۱۵۰ر منتخب کارکنوں کی شرکت۔

پھیلتی روشنی

دوسری میقات بھرپور سرگرمی سے عبارت رہی۔ یہ دور مسلمانانِ ہند کی تاریخ کا نہایت ہنگامہ خیز دور تھا۔ مسلم پرسنل لاء کو لاحق خطرے نے پورے ملک میں ایک عجیب اضطراب پیدا کردیا تھا۔ اور مسلمانانِ ہند کی تاریخ کی ایک نہایت منظم اور فعال تحریک (پرسنل لاء تحریک) پورے ملک میں جاری تھی۔ ایس آئی او نے اس تحریک میں بھرپور حصہ لیا، پندرہ روزہ شریعت مہم بھی چلائی اور نوجوانوں کو اس تحریک میں عملاً شامل کردیا۔ اس مہم کا مقصد یونیفارم سول کوڈ اور سپریم کورٹ کے مخالف شریعت فیصلے کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنا، غیر مسلموں کی غلط فہمیوں کو دور کرنا اور مسلمانوں کو شرعی قوانین کی پابندی پر آمادہ کرنا تھا۔ صدر تنظیم نے پٹنہ میں نکالی جانے والی ریلی کی قیادت کی۔ اس پرامن ریلی پر پولس نے فائرنگ کی، ۱۶/افراد زخمی ہوئے۔ اس کے باوجود ریلی پرامن رہی۔ نظم وضبط کا یہ ایک غیر معمولی مظاہرہ تھا۔

تنظیم کی پہلی کل ہند کانفرنس بنگلور میں منعقد کی گئی۔ کانفرنس کے ذریعے تنظیم کو وسیع تعارف حاصل ہوا۔ کانفرنس کے موقع پر اچانک بارش کے باوجود شریک ارکان وکارکنان نے نظم وضبط کا شاندار مظاہرہ کیا۔ اس کانفرنس نے تنظیم کو ایک تشخص اور وابستگان کو ایک نیا جذبہ عطا کیا۔

دوسری میقات ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء

صدر تنظیم: اشفاق احمد (مہاراشٹر)

جنرل سکریٹری: جاوید علی (اتر پردیش)

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) خواجہ عارف الدین (اے پی)
(۲) پی سی حمزہ (کیرالا)
(۳) پی ماہن (کیرالا)
(۴) سی اے کریم (کیرالا)
(۵) لیاقت ملا (کرناٹک)
(۶) اعجاز شاہین (کرناٹک)
(۷) عزیز محی الدین (مہاراشٹر)
(۸) محمد نیر (مغربی بنگال)
(۹) ٹی عبدالرؤف خالد (تمل ناڈو)
(۱۰) سید محمد اقبال (بہار)
(۱۱) شبیر عالم خان (بہار)
(۱۲) حافظ منظور علی خان (راجستھان)
(۱۳) تجمل حسین (مہاراشٹر)
(۱۴) محمد اِدریس (اتر پردیش)
(۱۵) حامد محمد خان (اے پی)

تنظیم وتربیت، مسلم طلبہ ونوجوان، غیر مسلم طلبہ ونوجوان، تعلیمی اِدارے، خدمت خلق اور سماج ان چھ محاذوں پر کاموں کا منصوبہ بنایا گیا تھا اوران پر مؤثرعمل آوری بھی ہوئی۔

اِس میقات میں تنظیم وسیع طور پر متعارف ہوئی۔ ملک بھر میں تنظیم کے کاموں میں ہم آہنگی اور یکسانیت پیدا ہوئی۔ رفقاء تنظیم میں جوش و ولولہ کے ساتھ اعتماد و یقین بھی پیدا ہوا۔ اِس میقات کے ختم ہوتے ہوتے ایس آئی او آف انڈیا ملک بھر کی ایک جانی پہچانی تنظیم بن گئی۔

دوسری میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ شریعت مہم (۱۵ تا ۱۹ر نومبر ۱۹۸۵ء):

شاہ بانو کیس میں سپریم کورٹ کے خلاف شریعت فیصلے پر مسلمانوں کی ملک گیر اجتماعی مہم میں سرگرم رول۔ ۱۳۰۰ مقامات پر پروگرام، ۷۰۰ خطابات عام، ۵۲۰۰۰ غیر مسلموں سے روابط۔

☆ کل ہند کانفرنس: دسمبر ۱۹۸۵ء بمقام بنگلور، ۲۴ ہزار شرکاء؛ یوسف اسلام، شہاب الدین، سلیمان سیٹھ اور کئی بین الاقوامی، قومی وتحریکی رہنماؤں کی شرکت؛ پرکشش نمائش کا سید کرمانی کے ہاتھوں افتتاح۔

امن کی پکار

تیسری میقات کا آغاز ہوا تو تنظیم ملک بھر میں اپنی ایک پہچان بنا چکی تھی۔

ابتدائی دو میقاتوں میں زیادہ زور مسلم طلبہ ونوجوانوں پر تھا۔ اب غیر مسلم طلبہ ونوجوانوں میں بھی بڑے پیمانے پر کام شروع کیا گیا۔ ملک گیر سطح پر منائی گئی ''امن کی پکار مہم'' نے اِس کام میں تیزی پیدا کی۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے اقلیتی کردار کے تحفظ کے لیے ملک گیر سطح پر اقدامات کیے گئے۔

قیام تنظیم کے مرحلے میں تنظیم سے فراغت کی عمر اس مرحلے کی ضرورت کے پیش نظر ۳۵/سال رکھی گئی تھی۔ اِس میں ترمیم کر کے اسے ۳۲ سال کر دیا گیا۔

اس میقات میں طلبہ میں کام پر زیادہ توجہ دی گئی اور تنظیم کو زیادہ سے زیادہ طلبائی بنانے کی کوشش کا آغاز ہوا۔

تنظیم و تربیت، مسلم نوجوان، غیر مسلم طلبہ ونوجوان، تعلیمی اِدارے، تعلیمی ترقی و بیداری، طلبہ ونوجوانوں کے مسائل اور سماج، ان محاذوں پر مشتمل پروگرام اس میقات کی خصوصیت رہی۔

تیسری میقات ۱۹۸۷ء تا ۱۹۸۹ء

صدر تنظیم: پی سی حمزہ (کیرالا)

جنرل سکریٹری: جاوید علی (اتر پردیش)

سال اوّل

جنرل سکریٹری: محمد نیر (مغربی بنگال)

سال دوّم

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) عزیز محی الدین (مہاراشٹر)

(۲) ٹی عبدالرؤف خالد (تمل ناڈو)

(۳) سید محمد اقبال (بہار)

(۴) پی سی بشیر (کیرالا)

(۵) توفیق اسلم خان (مہاراشٹر)

(۶) حافظ منظور علی خان (راجستھان)

(۷) شبیر احمد ملا (کرناٹک)

(۸) عبدالرؤف (اے پی)

(۹) راشد نیر (بہار)

(۱۰) کے ٹی عبدالرحمٰن ندوی (کیرالا)

(۱۱) آئی کریم اللہ (تمل ناڈو)

(۱۲) عبدالعزیز (اے پی)

(۱۳) منور حسین (اتر پردیش)

(۱۴) کے اے یوسف عمری (کیرالا)

(۱۵) طارق احمد فارقلیط (اتر پردیش)

تیسری میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ امن کی پکار مہم (۲۳ تا ۲۷ر نومبر ۱۹۸۸ء) : اسلام کے پیغام امن کو پہنچانے کی کوشش۔

☆ جامعہ ایکٹ مخالف مہم (دسمبر ۱۹۸۸ء) : جامعہ ملیہ اسلامیہ کے اقلیتی کردار کے خاتمہ کے خلاف ملک گیر مہم؛ صدر جمہوریہ ہند کو اُنیس ہزار خطوط اور سات ہزار ٹیلی گرام۔

☆ منتخب ممبران کا دوسرا کل ہند تربیتی کیمپ ۱۹۸۸ء

تعمیری سوچ

تنظیم اب ایک نئے دور میں داخل ہورہی تھی۔ تنظیم کے بانی ممبران کی ایک بڑی تعداد فارغ ہوگئی تھی اور گویا دوسری نسل کے افراد تنظیم میں داخل ہورہے تھے۔اس کا فطری اثر تنظیم کے اندازِ کار پر بھی پڑ رہا تھا۔

'شیطانی آیات' جیسے ناول کی اشاعت کے پس منظر میں ہفتۂ محسن انسانیتؐ کے نام سے ملک گیر مہم منائی گئی۔اس مہم کے ذریعہ برادران وطن کے سامنے رحمۃ للعالمینؐ کی سیرت و تعلیمات کا وسیع پیانے پر تعارف کرایا گیا۔ نبیؐ پر ایک غیر مسلم فلسفی جناب کرشنا راؤ کا کتابچہ بھی وسیع پیانے پر تقسیم کیا گیا۔

اس میقات میں تنظیم نے اپنی ملک گیر سرگرمیوں کو منضبط کرنے کے لیے ہیڈ کوارٹرز کی تعمیر کے کام کا آغاز کیا اور اسے تکمیل تک پہنچایا۔

چوتھی میقات ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۱ء

صدر تنظیم: توفیق اسلم خان (مہاراشٹر)

جنرل سکریٹری: آئی کریم اللہ (تمل ناڈو)

سکریٹری: محمد نیر

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) ٹی عارف علی (کیرالا)

(۲) عزیز محی الدین (مہاراشٹر)

(۳) عبدالجبار صدیقی (کرناٹک)

(۴) کے اے یوسف عمری (کیرالا)

(۵) حسیب احمد (اے پی)

(۶) محمد نیر (مغربی بنگال)

(۷) شبیر احمد ملا (کرناٹک)

(۸) وی وی اے شکور (کیرالا)

(۹) صفدر سلطان اصلاحی (یوپی)

(۱۰) عبدالسلام (کرناٹک)

(۱۱) انعام اللہ فلاحی (اترپردیش)

(۱۲) عبیدالٰہی خان (مہاراشٹر)

(۱۳) مسیح الرحمٰن (مغربی بنگال)

(۱۴) حامد محمد خان (اے پی)

(۱۵) غلام سرور (بہار)

چوتھی میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ ہفتہ محسن انسانیتؐ: وسیع پیانے پر پوسٹرس، ہینڈ بلس، اسٹکرس، کرشنا راؤ کے کتابچہ وغیرہ کی تقسیم؛ ملک بھر میں سمپوزیم، سیمینار اور خطابات عام۔

☆ دہلی میں تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کی تعمیر: محترم سرپرست اعلیٰ مولانا سراج الحسن صاحب کے دست مبارک سے افتتاح۔

☆ تربیتی کیمپ برائے منتخب ممبران۔

نئی ترجیحات

پانچویں میقات ایس آئی او کی تاریخ میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ نوخیز تنظیم گویا بلوغت اور پختگی کے دور میں داخل ہورہی تھی اور قیام وتوسیع کے ابتدائی مراحل سے گزر کر اپنے اصل میدان کار کی طرف بڑھ رہی تھی۔

اس میقات میں تنظیم کو زیادہ سے زیادہ طلبائی بنانے اور اِس کی سرگرمیوں کو تعلیمی اِداروں میں مرکوز کرنے پر توجہ دی گئی۔ بچوں میں کام کو خصوصی اہمیت دی گئی اور اس کی علیحدہ منصوبہ بندی کی گئی۔ منتخب افراد کی تربیت کے لیے ایک مستقل پروگرام بنایا گیا۔

منصوبہ بندی ترجیحات کی بنیاد پر کی گئی۔ توسیع و استحکام، دعوت، مسلم طلبہ ونوجوان، ایس آئی او چلڈرن سرکل، تعلیم، طلبہ کے مسائل، سماجی اور ملکی مسائل میقات کے دوران ترجیحی بنیادوں پر تنظیم کی سرگرمیوں کے محاذ قرار پائے۔

میقات کے اہم پروگراموں میں سے ایک ہفتہ تعارف قرآن تھا۔ اس مہم کے دوران برادران وطن کے درمیان قرآن کو متعارف کرانے کا اور اس کے تعلق سے غلط فہمیوں کو رفع کرنے کا کام بڑے پیمانے پر کیا گیا۔ پروگراموں اور خطابات کے علاوہ

پانچویں میقات ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۳ء

صدر تنظیم: عبدالجبار صدیقی (کرناٹک)

جنرل سکریٹری: صفدر سلطان اصلاحی (یوپی) سال اوّل، عبیدالٰہی خان (مہاراشٹر) سال دوّم

سکریٹریز: محمد نعیم فلاحی، ایاز احمد اصلاحی، سید تنویر احمد

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) ایم آئی عبدالعزیز (کیرالا)
(۲) ایاز احمد اصلاحی (اترپردیش)
(۳) ٹی عارف علی (کیرالا)
(۴) ایس این سکندر (تمل ناڈو)
(۵) حامد محمد خان (اے پی)
(۶) بی ایس شرف الدین (کرناٹک)
(۷) محمد نعیم فلاحی (راجستھان)
(۸) محمد علی کوٹل (کیرالا)
(۹) محمد سلیم (راجستھان)
(۱۰) اظہر الدین (اے پی)
(۱۱) سید تنویر احمد (کرناٹک)
(۱۲) اظہر علی وارثی (اے پی)
(۱۳) عبیدالٰہی خان/صفدر سلطان اصلاحی
(۱۴) وی وی اے شکور (کیرالا)
(۱۵) عبدالسلام (کرناٹک)

لوگ قرآن ریلیوں سے بھی کافی متاثر ہوئے۔

بابری مسجد کی شہادت اور جماعت پر ظالمانہ پابندی جیسی آزمائشوں میں ایس آئی او کے نوجوانوں نے پورے اعتماد کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا۔ وابستگانِ ایس آئی او نے مہاراشٹر، گجرات، آندھرا پردیش، اتر پردیش، کرناٹک، بہار، دہلی اور ملک کے دیگر فساد زدہ علاقوں میں ریلیف اور باز آبادکاری کا کام بڑے پیمانے پر انجام دیا۔ مسلم نوجوانوں میں مایوسی اور جذباتیت اور ملک میں فسطائی طاقتوں کے بڑھتے اثرورسوخ کے خلاف تنظیم نے Anti-Communalism Campaign بھی منائی۔

پانچویں میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ ہفتہ تعارفِ قرآن۔

☆ دو کل ہند تربیتی کیمپس۔

☆ پہلی کل ریاستی کانفرنس آندھرا پردیش۔

☆ اسرائیل سے تعلقات کے خلاف مہم۔

☆ بابری مسجد تحریک، فسادات کے دوران ریلیف ورک۔

طلبہ اور تعلیم

چھٹی میقات طلبہ اور تعلیمی اِداروں کی میقات قرار دی جاسکتی ہے۔ اِس میقات میں سرگرمیوں کا رُخ طلبہ اور تعلیمی اِداروں کی طرف مڑ گیا اور تنظیم کو طلبائی بنانے کے جس عمل کا آغاز ہو چکا تھا، اس میقات میں نہایت تیز ہوگیا۔ تنظیم سے ممبران کی فراغت کی عمر کو ۳۲ سال سے ۳۰ سال کر دیا گیا۔

دعوت پر خصوصی توجہ دی گئی۔ رفقائے کار کے اندر دعوتی مزاج پیدا کرنے اور ان کی سرگرمیوں کو دعوتی رُخ دینے کی کوشش کی گئی۔ دعوتی مہم ''پلٹو اپنے رب کی طرف'' نے اس میں بڑا اہم رول ادا کیا۔ مہم کا آغاز پونے، جے پور، حیدرآباد اور بنگلور میں منعقدہ پریس کانفرنسوں سے ہوا۔ اس دعوتی مہم کو بھی کیمپسس میں مرتکز کرنے کی کوشش کی گئی، بڑے پیمانے پر کتابچے تقسیم کیے گئے۔

عثمان آباد اور لاتور (مہاراشٹر) کے زلزلے اور بارپیٹا (آسام) کے انسانیت سوز فسادات کے موقع پر منصوبہ بند انداز سے ریلیف اور بازآبادکاری کا کام انجام دیا گیا۔

کالج آرگنائزرز کے کیمپس، علاقائی کانفرنسیں، اسٹوڈنٹس کنونشنز جیسے پروگرام اس میقات میں ہر جگہ بڑے پیمانہ پر ہوئے۔ ایس آئی او مسلم سماج میں پہلے ہی معروف ہوچکی تھی۔ اِس میقات کے اختتام تک وہ تعلیمی اِداروں اور کالجوں

چھٹی میقات ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۵ء

صدر تنظیم: ایس امین الحسن (کرناٹک)

جنرل سکریٹری: عبدالاحد (بہار)

سکریٹریز: سید تنویر احمد، بدرالاسلام

ڈیولپنگ زون آرگنائزر: عبداللہ النسیم (بہار)

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) سید تنویر احمد (کرناٹک)
(۲) ملک معتصم خاں (اے پی)
(۳) مسیح الرحمٰن (مغربی بنگال)
(۴) عبدالسلام (کرناٹک)
(۵) ایاز احمد اصلاحی (یوپی)
(۶) نصیرالدین (اے پی)
(۷) ٹی کے فاروق (کیرالا)
(۸) بدرالاسلام (مہاراشٹر)
(۹) محمد نعیم فلاحی (راجستھان)
(۱۰) صفدر سلطان اصلاحی (یوپی)
(۱۱) اظہر علی وارثی (مہاراشٹر)
(۱۲) بی ایس شرف الدین (کرناٹک)
(۱۳) کوٹل محمد علی (کیرالا)
(۱۴) پی کے نیاز (کیرالا)
(۱۵) واصف اقبال (بہار)

میں بھی جانی پہچانی تنظیم ہوگئی۔

چھٹی میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ دعوتی مہم اِلَیٰ رَبِّکَ فَارْغَبْ ۱۴ تا ۳۰ / جنوری ۱۹۹۴ء

☆ مرکزی تربیتی کیمپ برائے دعوت، دہلی

☆ مرکزی تربیتی کیمپ برائے تربیت، کالی کٹ

☆ لاتور اور عثمان آباد کے زلزلے اور بارپیٹا کے فساد کے بعد بڑے پیمانے پر ریلیف کا کام

شمالی ہند میں

ایس آئی او جنوبی ہند کے مقابلے میں شمالی ہند میں نسبتاً کم فعال اور کم معروف تھی۔ ساتویں میقات میں تنظیم نے اِس عدم توازن کو دور کرنے کا فیصلہ کیا۔

شمالی ہند کانفرنس کے ذریعہ شمالی ہندوستان کے ہر گاؤں تک تنظیم کی دعوت پہنچانے کی کوشش کی گئی۔

پٹنہ میں شمالی ہند کانفرنس کے بعد اِس علاقہ میں تنظیم کافی متحرک ہوگئی۔ نئے مقامات پر شاخیں قائم ہوئیں اور بڑی تعداد میں علاقہ کے نوجوان تنظیم سے وابستہ ہوئے۔

طلبہ میں کام اور دعوت کے سلسلہ میں جو کام پچھلی میقات میں شروع ہو چکا تھا اِس میں مزید تیزی آئی اور اس کے لیے عملی رہنمائی کیڈر کو فراہم کی گئی۔

اِس میقات میں ہر جگہ دعوتی تربیتی کیمپ ہوئے۔

کیڈر کنونشن جیسے پروگراموں نے کئی حلقوں میں کیڈر کے اندر ایک نیا ولولہ اور اعتماد پیدا کیا۔

ساتویں میقات ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۷ء

صدر تنظیم: ملک معتصم خاں (اے پی)
جنرل سکریٹری: فہیم الدین احمد (اے پی)
سکریٹریز: رضوان الرحمٰن خان، ایس ایم نوشاد

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) رضوان الرحمٰن خان (مہاراشٹر)
(۲) ایس امین الحسن (کرناٹک)
(۳) ٹی کے فاروق (کیرالا)
(۴) بدرالاسلام (مہاراشٹر)
(۵) سعادت اللہ حسینی (مہاراشٹر)
(۶) اسرار احمد عمری (کرناٹک)
(۷) ایاز احمد اصلاحی (یوپی)
(۸) ولی اللہ سعیدی فلاحی (یوپی)
(۹) محمد یاسین (کرناٹک)
(۱۰) بی ایس شرف الدین (کیرالا)
(۱۱) خالد موسیٰ ندوی (کیرالا)
(۱۲) اظہر علی وارثی (مہاراشٹر)
(۱۳) اشہد جمال ندوی (یوپی)
(۱۴) جاوید انجم (بہار)
(۱۵) فیصل منجری (کیرالا)

اِس میقات میں آسام کو زون کا درجہ دیا گیا۔ اِس طرح شمال مشرق میں بھی تنظیم کی جڑیں مضبوط ہوئیں۔

ساتویں میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ شمالی ہند کانفرنس، ۱تا۳/نومبر ۱۹۹۶ء: بمقام پٹنہ، ۳۰/ ہزار لوگوں کی شرکت؛ تحریک کے تمام مرکزی قائدین بین الاقوامی طلبہ تنظیموں کے نمائندے، اہم ملی رہنماؤں کی شرکت۔

☆ ہفتہ تعارف اخلاقیات، ۱تا۷/جنوری ۱۹۹۷ء

☆ دعوتی تربیتی کیمپ برائے منتخب ممبران، دسمبر ۱۹۹۵ء، ایس آئی او ہیڈکوارٹر، دہلی

☆ منتخب ممبران کا کیمپ، مئی ۱۹۹۶ء بمقام سری رنگا پٹنم، ۱۹۰فراد کی شرکت۔

☆ خصوصی ایام: فسطائیت مخالف دِن اور یوم سماجی انصاف منانے کا اہتمام کیا گیا۔ متعلقہ موضوعات کے تحت اسلام کی دعوت پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔

نئی توانائی

اس میقات میں تنظیم کی پالیسی اور پروگرام میں بڑی اہم تبدیلیاں کی گئیں۔ اب کیڈر زیادہ تر طلبہ پر مشتمل تھا۔ چنانچہ پروگرام کو ان کی ضروریات سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی گئی۔

تعلیم و کیمپس، تزکیہ، چلڈرن سرکل اور تنظیم اِن چار محاذوں پر مشتمل قدرے ہلکا پھلکا منصوبہ بنایا گیا۔

افراد کی تربیت کے لیے ملک بھر میں ''نظام الاسرہ'' شروع کیا گیا۔

اِس میقات میں زیادہ سے زیادہ مسلم طلبہ ونوجوانوں کو اپنے ساتھ لینے اور تنظیم کے مبارک سفر میں شامل کرنے کی سنجیدہ کوشش کی گئی۔

''ایس آئی او عظیم تبدیلی کے لئے'' اس عنوان سے ملک گیر سطح پر ایسوسی ایٹ سازی مہم منائی گئی۔ اس مہم کے نتیجے میں تنظیم کے وابستگان کی تعداد دگنی ہوگئی۔

جماعت کے منطقہ واری اجتماعات میں ایس آئی او کے وابستگان نے بھی سرگرمی سے حصہ لیا۔

طلبہ تنظیم کی ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اِس میقات میں ایک اہم فیصلہ کے تحت میقات کا اختتام جولائی کے بجائے دسمبر میں کردیا گیا۔ تاکہ

آٹھویں میقات ۱۹۹۷ء تا ۱۹۹۸ء

صدر تنظیم: ملک معتصم خاں (اے پی)

جنرل سکریٹری: ولی اللہ سعیدی فلاحی (یوپی)

سکریٹری: محمد آصف الدین

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) رضوان الرحمٰن خان (مہاراشٹر)
(۲) محمد یاسین (کرناٹک)
(۳) سعادت اللہ حسینی (مہاراشٹر)
(۴) خالد مبشر الظفر (اے پی)
(۵) خالد موسیٰ ندوی (کیرالا)
(۶) امین الحسن (تمل ناڈو)
(۷) رشاد الدین (اے پی)
(۸) محمد آصف الدین (کرناٹک)
(۹) نورالدین (مغربی بنگال)
(۱۰) آر یوسف (کیرالا)
(۱۱) توقیر احسن خان (بہار)
(۱۲) مہدی کلیم (کرناٹک)
(۱۳) محمد مسلم باری (یوپی)
(۱۴) فیض بابو (کیرالا)
(۱۵) ڈاکٹر محمد حسین (راجستھان)

آئندہ تنظیمی سال جنوری سے دسمبر تک چلتا رہے۔

آٹھویں میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ ایسوسی ایٹ سازی مہم (۱۱ تا ۲۵ دسمبر ۱۹۹۷ء) لاکھوں طلبہ تک تعارف، تقریباً ۵۰ ہزار طلبہ کی وابستگی۔

☆ کیمپس میں دعوتی کام کرنے والے طلبہ کا کیمپ، مئی ۱۹۹۸ء میں بمقام ایس آئی او ہیڈ کوارٹرس، دہلی۔

☆ سہ روزہ دعوتی مہم ''فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہ'' ۱۷ تا ۱۹ ستمبر ۱۹۹۸ء

حی علی الفلاح

صدی کے آخری سال میں جب تنظیم کی نویں میقات شروع ہوئی تو تنظیم نوعمر اور نوخیز طلبہ کی ایک کثیر تعداد کے ساتھ نئے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے تیار تھی۔ تنظیم نے دعوت، کیمپس اور تزکیہ کے محاذوں پر خصوصی توجہ کے ساتھ نئی میقات کا آغاز کیا۔

ممبران کے تزکیہ کے لیے تزکیہ گائیڈ کے عنوان سے تزکیہ کا مفصل پروگرام ترتیب دیا گیا۔ چلڈرن سرکل گائیڈ نے بچوں کے درمیان تنظیم کے استحکام میں مدد دی۔ تعلیمی اِداروں میں پیش رفت اور نفوذ کا سلسلہ جاری رہا۔ گوا اور گجرات جیسے نئے علاقوں میں تنظیمی کام تیزی سے پھیلا۔

Ideal Forum for Indian Technocrats اور اسٹوڈنٹس کیمپ کے ذریعہ سے تنظیم نے اکیڈمک محاذوں پر بھی کام شروع کیا۔ ویب سائٹ لانچ کرکے تنظیم سائبر اسپیس میں جگہ بنانے والی دنیا کی اوّلین تنظیموں میں شامل ہوگئی۔

نوخیز طلبہ کی قائدانہ صلاحیتوں کو نکھارنے کی غرض سے مرکزی سطح کے علاوہ تمام حلقوں میں بھی منتخب ممبران کے کیمپ رکھے گئے۔

نویں میقات ۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۰ء

صدر تنظیم: سعادت اللہ حسینی (مہاراشٹر)
جنرل سکریٹری: محمد عبداللہ جاوید (کرناٹک)
سکریٹریز: ابوالکرم مشتاق اطہر (سال اوّل)، عبدالمجیب عادل (سال دوّم)، عبدالمجید شعیب
انچارج رابطہ عامہ: شمشاد حسین فلاحی

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) ولی اللہ سعیدی فلاحی (یوپی)
(۲) رضوان الرحمٰن خان (مہاراشٹر)
(۳) خالد موسیٰ ندوی (کیرالا)
(۴) محمد یاسین (کرناٹک)
(۵) خالد مبشر الظفر (اے پی)
(۶) آر یوسف (کیرالا)
(۷) توقیر احسن خان (بہار)
(۸) ابوالکرم مشتاق اطہر (مہاراشٹر)
(۹) ملک فیصل فلاحی (مغربی یوپی)
(۱۰) سلیل حسن (کیرالا)
(۱۱) مہدی کلیم (کرناٹک)
(۱۲) محسن فسیح (تمل ناڈو)
(۱۳) عبدالمجید شعیب (اے پی)
(۱۴) ظفر الحسن (کرناٹک)
(۱۵) ضیغم عباس (مشرقی اترپردیش)

''حی علی الفلاح'' کے عنوان سے ملک بھر میں جوش وخروش کے ساتھ دعوتی مہم منائی گئی۔ برادران وطن کے ساتھ دو بدو دعوتی گفتگو، بین المذہبی مباحثے غیر معمولی کامیابی کے ساتھ منعقد کیے گئے۔ پبلسٹی کے عام ذرائع جیسے کیبل، ٹی وی، پیجر، اور انٹرنیٹ وغیرہ کا بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا۔

تعلیمی اِداروں میں پروان چڑھتے طلبہ مخالف رجحانات سے طلبہ کو واقف کروانے اور صحیح خطوط پر ان کی رہنمائی کرنے کے لیے ماہِ اگست اور ستمبر ۲۰۰۰ء میں کیمپس انٹرا کٹیو سروے کا انعقاد کیا گیا۔ صلاحیتوں کے فروغ اور اپنے اپنے مخصوص تعلیمی میدان میں صحیح تربیت کی خاطر معاشیات کے طلبہ کا ایک کیمپ مرکزی سطح پر منعقد کیا گیا۔

نویں میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ دعوتی مہم ''حَیَّ عَلیٰ الْفَلَاح'' ۲۱ تا ۲۹ نومبر ۱۹۹۹ء

☆ کیمپس انٹرا کٹیو سروے کا انعقاد، اگست اور ستمبر ۲۰۰۰ء

☆ ملک کے بدلتے ہوئے حالات اور اسلام مخالف فضا کے خلاف مرکزی سطح پر ایک مہم ''اسلام امن کا گہوارہ'' (یکم مئی تا ۷/مئی ۲۰۰۰ء) کا انعقاد۔

☆ منتخب حلقوں کے ذمہ داران کی ہمہ جہتی تربیت کے لیے ایک کیمپ، ۲۵ تا ۲۷ فروری ۲۰۰۰ء۔

☆ منتخب ممبران کی ہمہ جہت تربیت کے لیے ایک تربیتی کیمپ ۴/ جون تا ۹/ جون ۲۰۰۰ء۔

☆ معاشیات کے طلبہ کا خصوصی کیمپ، ایس آئی او ہیڈ کوارٹر، دہلی۔

نئے چیلنجز

دسویں میقات بڑی ہنگامہ خیز میقات رہی۔ تعلیم کا زعفرانی کرن وافغانستان پر امریکی جارحیت اور گجرات کے فسادات جیسے پر آشوب حالات میں تنظیم نے نوجوانوں کے حوصلوں اور ولولوں کو صحیح اور تعمیری رُخ دیا اور انہیں جذباتیت اور تعطل کی انتہاؤں سے بچانے کی کوشش کی۔ ''دہشت گردی حقیقت اور اس کا حل'' کے عنوان سے ملک بھر کے بڑے شہروں میں دہشت گردی سے متعلق اسلام کے نقطہ نظر کو واضح کرنے اور امریکی دہشت گردی کو بے نقاب کرنے کی غرض سے متعدد سمپوزیم رکھے گئے۔

مرکزی سطح پر دعوتی مہم ''ایک خدا کی طرف'' منائی گئی۔ کوشش کی گئی کہ بغیر پبلسٹی مواد کے صرف روابط کے ذریعے دعوتی کام انجام دیا جائے۔

اس میقات میں طلبائی رُخ پر تیزی سے پیش رفت ہوئی۔ کیرالا میں ایس آئی او مکمل طور پر طلبہ کی تنظیم بن گئی۔ دیگر ریاستوں میں بھی اِس سمت میں پیش رفت کا آغاز ہوا۔ دینی مدارس میں کام کی خصوصی منصوبہ بندی کی گئی۔ دو ماہی دعوتی اجتماعات کے فروغ اور حلقوں کی سطح پر دعوہ ماہرین کی تیاری جیسے اقدامات کے ذریعہ دعوت کی طرف توجہ بڑھائی گئی۔

دسویں میقات ۲۰۰۱ء تا ۲۰۰۲ء

صدر تنظیم: سعادت اللہ حسینی (مہاراشٹر)
جنرل سکریٹری: سید ضمیر قادری (مہاراشٹر)
سکریٹریز: عبدالحکیم، ساجد احمد، جاوید ظفر (مغربی یوپی)

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) ملک فیصل فلاحی (مغربی یوپی)
(۲) تصور عالم (جھارکھنڈ)
(۳) رشادالدین (اے پی)
(۴) تفضّل اعجاز (کیرالا)
(۵) عبدالعزیز (تمل ناڈو)
(۶) سلیل حسن (کیرالا)
(۷) خالد ملاہدائی (مہاراشٹر)
(۸) فائزالدین (اے پی)
(۹) ساجد احمد (کرناٹک)
(۱۰) مرغوب احمد (کرناٹک)
(۱۱) عتیق الرحمٰن (تمل ناڈو)
(۱۲) کے اے فیصل (کیرالا)
(۱۳) یوسف ظفر فریدی (بہار)
(۱۴) مہدی کلیم (کرناٹک)
(۱۵) عبدالحکیم (اے پی)

مرکزی سطح پر پبلک ریلیشن کے لیے خصوصی کوششیں، انفارمیشن ٹکنالوجی کے موٴثر استعمال کی سمت پیش رفت اور منی پور، ہریانہ، انڈمان وغیرہ حلقوں میں کام کا آغاز اِس میقات کی دیگر خصوصیات ہیں۔

دسویں میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ دعوتی مہم ''ایک خدا کی طرف'' ۱ جنوری تا ۷ رجنوری ۲۰۰۲ء۔
☆ ''دہشت گردی حقیقت اور اس کا حل'' کے عنوان سے ملک بھر میں مذاکرے۔
☆ منتخب حلقوں کے ذمہ داران کی ہمہ جہت تربیت کے لیے کیمپ، لکھنؤ۔
☆ پبلک ریلیشن کے ذمہ داران کا خصوصی کیمپ، بنگلور۔
☆ بڑے شہروں میں کام کے فروغ کے لیے خصوصی کیمپ، حیدر آباد۔

طویل المیعاد منصوبے

عالمی اور ملکی حالات کی ہنگامہ خیزی اپنے عروج پر تھی۔ عالمی سطح پر نو استعماری قوتوں کی سازشوں کے زیر اثر اسلاموفوبیا کی لہر اپنے شباب پر تھی تو ملکی سطح پر فسطائی قوتوں کا نشۂ اقتدار اور اس سے پیدا شدہ خوفناک ماحول۔ اس صورتحال میں ایک طرف جہاں مسلم طلبہ کے اندر حوصلہ و اعتماد برقرار رکھنے کے لیے خصوصی پروگرام کیے گئے، ملک بھر میں اعتماد سازی کے لیے UG اور PG کنونشن منعقد ہوئے؛ وہیں عام طلبہ برادری کو ساتھ لینے کے لیے ملکی سطح پر ''آؤ ساتھ چلیں'' مہم کا انعقاد کیا گیا۔ اس مہم کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں جنوبی ہند سے شمالی ہند کے اہم شہروں میں کام کرنے کے لیے اسکواڈ بھیجے گئے۔

شہری علاقوں میں خصوصی توجہ اس میقات کی ایک اہم پیش رفت تھی۔ کئی طویل المیعاد منصوبوں پر عمل آوری بھی شروع ہوئی۔ منتخب نوعمر ممبران کی صلاحیتوں کو مختلف میدانوں میں نشوونما دینے اور انہیں تحریک اسلامی کے وسیع تر مقاصد کے لیے مفید بنانے کی غرض سے طویل المیعاد HRD پروجیکٹ

گیارہویں میقات ۲۰۰۳ءتا۲۰۰۴ء

صدر تنظیم: ملک فیصل فلاحی (مغربی یوپی)

جنرل سکریٹری: مرغوب احمد (کرناٹک)

سکریٹریز: ای یاسر، محمد رضوان، جاوید ظفر، محی الدین غازی، خالد محسن (سال اول)، رضوان رفیقی (سال دوم)

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) سعادت اللہ حسینی (مہاراشٹر)

(۲) سید ضمیر قادری (مہاراشٹر)

(۳) عامر اقبال (بہار)

(۴) ساجد احمد (کرناٹک)

(۵) عبدالحکیم (اے پی)

(۶) تنویر الحق (اے پی)

(۷) محی الدین غازی (مشرقی یوپی)

(۸) نجیب احمد (کیرالا)

(۹) سی داؤد (کیرالا)

(۱۰) ای یاسر (کیرالا)

(۱۱) محسن فصیح (تمل ناڈو)

(۱۲) شجاعت اللہ حسینی (مہاراشٹر)

(۱۳) محمد رضوان (مہاراشٹر)

(۱۴) نور احمد (گجرات)

(۱۵) فائز الدین (اے پی)

شروع کیا گیا۔ اسی کے ساتھ میٹرک کے بعد منتخب ذہین طلبہ کی اعلیٰ تعلیم کے لیے ایک ٹیلنٹ پروموشن اسکیم کا آغاز ہوا، جس کے تحت All India Talent Identification and Promotion Trust (AITIPT) کا قیام عمل میں آیا۔ ۱۱ تا ۱۴ سال کے کم عمر طلبہ کو تنظیم کے اصل ڈھانچے میں شامل کرنے کے لیے چلڈرن سرکل کی جگہ پر جونیئر اسوسی ایٹ سرکل کو فروغ دیا گیا۔ دینی مدارس میں منظّم کام کے لیے ''تنظیم طلبہ عربیہ'' اور سماجی مقاصد کے لیے Students Solidarity Forum کا قیام عمل میں آیا۔

گیارہویں میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ میڈیا ورکشاپ ۱۲ تا ۱۵ دسمبر ۲۰۰۳ء بنگلور (کرناٹک)۔

☆ پہلا HRD کیمپ حیدرآباد میں ۱۳ تا ۱۹ دسمبر ۲۰۰۴ء۔

☆ دینی مدارس ورکشاپ کا انعقاد بمقام علی گڑھ۔

☆ شمالی ہند کے زونل ذمہ داران اور منتخب ممبران کا کیمپ۔

☆ دہلی حیدرآباد اور کالی کٹ میں اعلیٰ سطحی ایجوکیشنل سیمینارز۔

☆ Anti Cyber Evil Day کا اہتمام۔

طلبائی جدو جھد

اس میقات میں طلبائی جدو جہد ملک کے طول وعرض میں تنظیم کا مزاج وکردار بن گئی تھی۔ توسیع واستحکام دونوں پر یکساں توجہ دی گئی۔

مغربی بنگال میں ایک تاریخی کانفرنس منعقد ہوئی، بڑی تعداد میں طلبہ، تنظیم کے پیغام سے روشناس اور وابستہ ہوئے۔

شمالی ہند کی ریاستوں میں بھی وابستگانِ تنظیم کے اندر طلبہ کی تعداد میں اہم اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

کیمپس کی سرگرمیوں میں قابلِ لحاظ اضافہ ہوا۔ ملک کے مختلف کیمپسوں میں نو استعماریت اور ریزرویشن جیسے سلگتے موضوعات پر سنجیدہ گفتگو کے لیے سیمینار منعقد کیے گئے۔

ملک کے باوقار تعلیمی اداروں (Prestigious Institutions)اور پروفیشنل کیمپسوں میں تنظیم کے پھیلاؤ کی جانب منظّم پیش رفت ہوئی۔

HRD اور AITIPT کے کاموں کو ایک سلیقے سے آگے بڑھایا گیا۔ نئی ویب سائٹ لانچ کی گئی۔ تنظیمی قوت میں متناسب ارتقا پر خصوصی توجہ دی گئی۔

بارھویں میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ دعوتی تربیت کے لیے ایک خصوصی یوم

بارہویں میقات ۲۰۰۵ء تا ۲۰۰۶ء

صدرِ تنظیم: سید ضمیر قادری (مہاراشٹر)

جنرل سکریٹری: شجاعت اللہ حسینی (مہاراشٹر)

سکریٹریز: مختار احمد کوتوال، ایم ساجد (سال اول)، عمیر انس (سال دوم)

ڈیولپنگ زون آرگنائزر: جاوید ظفر (سال اول)، آصف محی الدین (سال دوم)، دینی مدارس آرگنائزر: اشتیاق عالم فلاحی

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) تنویر الحق (اے پی)
(۲) سی داؤد (کیرالا)
(۳) ملک فیصل فلاحی (یوپی)
(۴) بدیع الزماں (کیرالا)
(۵) ایم ساجد (کیرالا)
(۶) مختار احمد کوتوال (کرناٹک)
(۷) عامر اقبال (بہار)
(۸) تنویر پاریکھ (اے پی)
(۹) حبیب حارث (اے پی)
(۱۰) محمد رضوان (مہاراشٹر)
(۱۱) محمد عبدالرفیق (مغربی بنگال)
(۱۲) خالد محسن (مہاراشٹر)
(۱۳) جاوید ظفر (مغربی اترپردیش)
(۱۴) رضوان رفیقی فلاحی (مشرقی یوپی)
(۱۵) آصف اقبال (دہلی)

کا اہتمام۔

☆ ہفت روزہ دعوتی مہم کا اہتمام ''نیکیاں کما ئیں، دیش بچا ئیں''۔

☆ نو استعماریت کے تعلیم پر پڑنے والے اثرات کے موضوع پر منتخب اہم شہروں میں سیمینارز۔

☆ یومِ ای اخلاقیات کا اہتمام۔

☆ جامعہ ہمدرد میں ریزرویشن کے موضوع پر اہم سیمینار۔

☆ تنظیم کے انگریزی ماہنامے The Companion کا اجراء۔

سنگِ میل

۲۰۰۷ء میں جب تیرہویں میقات کا آغاز ہوا تو ایس آئی او اپنے سفر کے ۲۵ سال مکمل کر رہی تھی۔ اس سفر کی تکمیل پر خوشی کے ساتھ ساتھ جذبات تشکر اور نئے عزائم وابستگانِ تنظیم میں صاف محسوس کیے جارہے تھے۔ اس موقع کو ملک بھر میں ایس آئی او کے پیغام کی ترویج و اشاعت کے لیے استعمال کیا گیا۔ چنانچہ Redefining Education, Regaining Struggle, Renovating Society: SIO Awakening the Nation کے مرکزی عنوان کے تحت ملک بھر میں کارواں نکالے گئے۔ متعدد شہروں میں کارواں کا شاندار استقبال ہوا،اور مختلف کانفرنسیں اور دیگر عوامی پروگرامز منعقد ہوئے۔ دہلی، کلکتہ اور تریوندرم سے نکلنے والے یہ کارواں ملک کے لگ بھگ تمام اہم شہروں سے ہوتے ہوئے ممبئی میں جمع ہوئے جہاں ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

قومی اور بین الاقوامی سطح پر مضبوط رابطہ عامہ کا کام انجام دیا گیا۔ اشوز پر مبنی جدو جہد پر خصوصی توجہ دی گئی۔ ملک میں سیریل بم دھماکوں کی وجہ سے دہشت کا ماحول تھا۔ اس سلسلے میں واضح اور مضبوط موقف کے ساتھ دوسری تنظیموں کو ساتھ لے کر مظاہرے اور احتجاج ہوئے۔ اسکولی نصاب میں

تیرہویں میقات ۲۰۰۷ءتا۲۰۰۸ء

صدر تنظیم: بشرالدین شرقی (کیرالا)
جنرل سکریٹری: حشمت اللہ خان (کرناٹک)
سکریٹریز: محمد عبدالرفیق (ویسٹ بنگال، سہیل کے کے (کیرالا)، شبلی ارسلان (بہار)
ڈیولپنگ زون آرگنائزر: محمد رضوان (یوپی مشرق)

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) محمد عبدالرفیق (مغربی بنگال)
(۲) خالد محسن (مہاراشٹر)
(۳) سی داؤد (کیرالا)
(۴) تنویر پاریکھ (اے پی)
(۵) عمیر انس (مشرقی اتر پردیش)
(۶) ڈاکٹر شکیل (مغربی اتر پردیش)
(۷) شاہین کے (کیرالا)
(۸) سید فخرالدین (اے پی)
(۹) فضل الرحمٰن قریشی (مہاراشٹر)
(۱۰) فیض احمد (تمل ناڈو)
(۱۱) عامر اقبال (بہار)
(۱۲) صبغت اللہ حسینی (اے پی)
(۱۳) عارف علی (راجستھان)
(۱۴) بلال کے (کیرالا)
(۱۵) آصف محی الدین (اے پی)

مرکزی حکومت کی مجوزہ جنسی تعلیم کے خلاف منظّم احتجاج کیا گیا۔ بڑے پیمانے پر لیکچرز، سمپوزیم اور احتجاجی مظاہرے منعقد کیے گئے۔

تیرہویں میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ ممبئی میں کارواں کے اختتام پر عظیم الشان کانفرنس کا اہتمام، ہزاروں طلبہ ونوجوانوں کی شرکت، مختلف طلبہ تنظیموں کے نمائندوں اور ملک وبیرون ملک کے مہمانوں کی شرکت۔

☆ انفرادی زندگی پر سرمایہ دارانہ نقطہ نظر کے اثرات کے پیش نظر ایک دعوتی مہم۔

☆ تعلیمی میدان میں سماجی انصاف کے موضوع پر ریاستی راجدھانیوں میں سیمیناروں کا اہتمام۔

☆ فلسفہ علم وتعلیم پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں قومی سیمینار۔

☆ آرٹ اینڈ کلچر پر کیرالا میں نیشنل ورکشاپ۔

کیمپس میں پیش رفت

جب چودہویں میقات کا آغاز ہوا تو ملک میں طلبائی جدوجہد کے حوالے سے ایس آئی او اپنی ایک پہچان بنا رہی تھی۔ اس میقات میں کیمپس میں طلبائی جدوجہد کو تیز تر کرنے اور طلبائی سیاست میں حصہ لینے کا خاص ہدف طے کیا گیا۔ مرکزی اور زونل سطح پر کیمپس سیکریٹریز کا تقرر عمل میں آیا۔ کیمپس الیکشن میں براہِ راست حصہ لینے کا منصوبہ بنا۔ Study, Struggle, Service کے نعرہ کے تحت اس میقات میں طلبائی جدوجہد میں تیز رفتار پیش رفت ہوئی۔ کیرالا اور راجستھان کے بعض کیمپس انتخابات میں تنظیم نے کامیابی بھی درج کی۔ کیمپس میں کام کو منظّم اور نتیجہ خیز بنانے کی غرض سے جامعہ ملیہ اسلامیہ اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو کیمپس زون کا درجہ دیا گیا۔

ملک کے حالات سیریل بم دھماکوں اور مسلم طلبہ ونوجوانوں کی گرفتاری وہراسانی کی وجہ سے انتہائی ابتر ہوتے جارہے تھے۔ حالات کی بہتری کے لیے مختلف طلبہ اور سماجی تنظیموں کو ساتھ لے کر ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے اور جن سنوائی پروگرامس کیے

چودہویں میقات ۲۰۰۹ء تا ۲۰۱۰ء

صدر تنظیم: سہیل کے کے (کیرالا)

جنرل سکریٹری: محمد عبدالرفیق (مغربی بنگال)

سکریٹریز: محمد بلال (کرناٹک)، شبلی ارسلان، شاہنواز علی ریحان (مغربی بنگال)، محمد اظہرالدین (مہاراشٹر)

ڈیولپنگ زون آرگنائزر: عرفان احمد (یوپی مشرق)، دینی مدارس آرگنائزر: ابوالاعلیٰ سید سبحانی (یوپی مشرق)

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) حشمت اللہ خان (کرناٹک)
(۲) عمیر انس (دہلی)
(۳) شبلی ارسلان (بہار)
(۴) آصف محی الدین (اے پی)
(۵) ٹی شاکر (کیرالا)
(۶) اشہر وحید (تمل ناڈو)
(۷) شہاب پی (کیرالا)
(۸) محمد اظہرالدین (شمالی مہاراشٹر)
(۹) ایم شاہین (کیرالا)
(۱۰) تنویر پاریکھ (اے پی)
(۱۱) صبغت اللہ حسینی (اے پی)
(۱۲) فضل الرحمٰن قریشی (اے پی)
(۱۳) مصعب اقبال (اے پی)
(۱۴) محمد زبیر (کرناٹک)
(۱۵) عارف علی (راجستھان)

گئے۔ ۲۰۰۹ء کے لوک سبھا الیکشن کے موقع پر تنظیم نے ایک اسٹوڈنٹ مینی فیسٹو بھی شائع کیا اور اسے سیاسی پارٹیوں کے دفاتر تک پہنچایا۔

بین الاقوامی سطح پر طلبہ اور نوجوانوں کے عالمی فورمس میں ایس آئی او کی کوششوں کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ IIFSO اور IYFO میں تنظیم کی باوقار نمائندگی ہوئی۔ تنظیمی کلچر میں آرٹ اینڈ کلچر اور تفریح کو نئے باب کے طور پر شامل کیا گیا۔

چودھویں میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ اسلام کے فلسفہ علم وتعلیم پر ایک نیشنل سیمینار، حیدرآباد۔

☆ تکثیری سماج میں اسلام کے کردار کے موضوع پر قومی سیمینار، دہلی۔

☆ نیشنل میڈیا ورکشاپ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی۔

☆ شارٹ فلم اور ڈاکیومینٹری ورکشاپ، ممبئی۔

☆ دو ملک گیر مہمات کا اہتمام: Students' voice for just world اور Study Struggle Service: SIO for social change

☆ White Dot Publishers (WDP) کا قیام۔

☆ قومی سطح پر فٹ بال ٹورنامنٹ (Reformation Cup)۔

تمسک بالقرآن

پندرہویں میقات میں تزکیہ کو خصوصی اہمیت دیتے ہوئے فرد کے شخصی اور ذاتی ارتقاء پر توجہ دی گئی ہے۔ میقات کا آغاز ''تمسک بالقرآن'' کے مرکزی موضوع پر ملک گیر مہم سے ہوا۔ علمی و تحقیقی مزاج کو پروان چڑھانے کے لیے ریسرچ اسکالر فورم کا قیام عمل میں آیا۔

وابستگان کے عددی او رمعیاری ارتقاء Quantitative & Qualitative Growth پر خصوصی توجہ دی گئی۔ خاص طور پر کم عمر طلبہ کی اخلاقی و دینی تربیت اور تنظیم میں اِن کی بڑے پیمانے پر شمولیت کے لیے حلقہ جات کو ہدایت دی گئی کہ وہ بچوں کی نفسیات کا لحاظ رکھتے ہوئے اِس کام کو انجام دیں۔

اس کے ساتھ ہی طلبائی جدو جہد کی رفتار بڑھتی رہی۔ آرٹ اینڈ کلچر کو جدو جہد کے وسیلے کے طور پر اختیار کرنے پر زور دیا گیا۔ پاپولر کلچر کے طلبہ ونو جوانوں پر پڑنے والے اثرات کے سلسلے میں بیداری اور متبادل کی ضرورت پر ملکی سطح پر ایک مہم کا اہتمام کیا گیا۔

مسلم نو جوانوں کی گرفتاری کے خلاف ملک گیر تحریک چھیڑی گئی۔ ایک ہی متعین دن ملک کی کئی

پندرہویں میقات ۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۲ء

صدرِ تنظیم: محمد اظہر الدین (مہاراشٹر)

جنرل سکریٹری: صالح پی ایم (کیرالا)

سکریٹریز: شوکت علی (کرناٹک)، شارق انصر (جھارکھنڈ)، محمد شعیب شیخ (گوا)، ارشد حسین (گجرات) سال اول، آصف علی (کرناٹک)

دینی مدارس آرگنائزر: نظیر الحسن خاں فلاحی (یوپی مغرب)

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) شبلی ارسلان (بہار)
(۲) صبغت اللہ حسینی (اے پی)
(۳) خان یاسر (دہلی)
(۴) عمیر انس (دہلی)
(۵) شاہنوار علی ریحان (مغربی بنگال)
(٦) انصاری ابوبکر (اے ایم یو)
(۷) شوکت علی (کرناٹک)
(۸) اشہر وحید (تمل ناڈو)
(۹) مصعب اقبال (کرناٹک)
(۱۰) عاطف اسمٰعیل (اے پی)
(۱۱) عارف علی (راجستھان)
(۱۲) فضل الرحمٰن قریشی (اے پی)
(۱۳) محمد بلال (کرناٹک)
(۱۴) مجاہد الاسلام (کرناٹک)
(۱۵) پی کے صادق (کیرالا)

ریاستوں کی راجدھانی اور قومی راجدھانی میں منظّم احتجاجی مظاہرے ہوئے۔

پندرہویں میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ ریاستی اور علاقائی کانفرنسیں۔
☆ کل ہند منتخب صدور مقامی کا کیمپ، حیدر آباد۔
☆ ریسرچ اسکالر فورم کی تشکیل۔
☆ قومی تعلیمی ایجنڈے پر دہلی یونیورسٹی میں ورکشاپ۔
☆ ہندی رائٹرس ورکشاپ، پٹنہ (بہار)۔
☆ نیشنل اسٹوڈنٹس فیسٹول۔
☆ بے قصور نوجوانوں کی گرفتاری کے خلاف پارلیمنٹ اور اسمبلی مارچ۔

تعلیمی تحریک

سولھویں میقات میں ایس آئی او نے تعلیمی میدان میں بڑے پیمانے پر مطلوبہ تبدیلیوں کی خاطر اقدامات کیے۔ تنظیم نے فلسفہ علم و تعلیم کو موضوع بحث بنایا اور اسلام کے نظریۂ علم کو واضح کرنے کی کوشش کی۔

تعلیمی میدان میں ملک کے پچھڑے طبقات کے ساتھ ظلم و ناانصافی اور اعلیٰ تعلیم سے دور رکھنے کی دانستہ کوششوں کے خلاف جدوجہد پر سماج اور خصوصاً نوجوانوں کو آمادہ کیا گیا، اور اس کے لیے کیمپس میں مختلف سرگرمیاں انجام دی گئیں۔

کیمپس اور تعلیمی نصاب میں اخلاقی اقدار کا فقدان اپنے عروج پر تھا اور دانستہ طور پر فحاشی وعریانی کو فروغ دیا جا رہا تھا۔ جس کے خلاف ایس آئی او نے تعلیمی نصاب میں مطلوبہ اخلاقی تبدیلیوں کا مطالبہ کیا۔

دلت و دیگر طبقات اور خصوصاً مسلمانوں میں تعلیمی طور پر پچھڑے ہوئے طبقات میں معیارِ تعلیم بلند کرنے کے لیے منظّم اقدامات کیے گئے اور اس سلسلے میں شمالی ہند پر خصوصی توجہ دی گئی۔ تنظیمی سرگرمیوں کی توسیع و استحکام کے کے لیے منظّم کوششیں کی گئیں۔

سولھویں میقات ۲۰۱۳ء تا ۲۰۱۴ء

صدر تنظیم: اشفاق احمد شریف (کرناٹک)
جنرل سکریٹری: سرور حسن (مغربی بنگال)
سکریٹریز: ارشد حسین سال اول، انصار ابوبکر سال دوم، عبدالودود (مغربی بنگال)، شارق انصر، خلیق احمد (اے پی)، لمسیر علی (کیرالا)، مسیح الزماں (یوپی سنٹرل)

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) خان یاسر (دہلی)
(۲) عاطف اسمٰعیل (اے پی)
(۳) انصار ابوبکر (اے ایم یو)
(۴) نورالحسن (تمل ناڈو)
(۵) ایس اِرشاد (کیرالا)
(۶) سلمان مکرم (جنوبی مہاراشٹر)
(۷) مجاہدالاسلام (کرناٹک)
(۸) شارق انصر (جھارکھنڈ)
(۹) ارشد حسین (گجرات)
(۱۰) اقبال حسین (اے پی)
(۱۱) صہیب سی ٹی (کیرالا)
(۱۲) آصف علی (کرناٹک)
(۱۳) سہیل امیر (شمالی مہاراشٹر)
(۱۴) شاداب معصوم (مغربی بنگال)
(۱۵) صبغت اللہ حسینی (اے پی)

سولہویں میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ کل ہند طلبہ مدارس کانفرنس۔

☆ لوک سبھا الیکشن ۲۰۱۴ء کے لیے طلبائی منشور کا اجراء۔

☆ منتخب صدور مقامی کا نیشنل کیمپ۔

☆ شمال مشرقی ہند میں اسوسی ایٹ سازی مہم کا سلسلہ۔

☆ اے ایم یو کی طلبہ یونین الیکشن میں فتح، اور جے این یو میں ''جنسیات'' کے عنوان پر مظاہرہ۔

☆ شمالی ہند میں تعلیمی تحریک کا آغاز۔

☆ حلقہ جاتی مشاورتی کونسلوں کے ارکان کا کل ہند تربیتی اجتماع۔

علمی وفکری ارتقاء

سترہویں میقات میں تزکیہ و تربیت اور وابستگان تنظیم کے علمی ارتقاء کومرکزی حیثیت حاصل رہی ۔ممبران کے فکری استحکام کے لیے مطالعہ پر زور دیا گیا۔قرآن وسیرت سے تعلق کو مستحکم کرنے کی ترغیب دی گئی۔

وابستگان کے علمی وفکری ارتقاء کومہمیز دینے کے لیے دو روزہ انڈیا انٹرنیشنل اسلامک اکیڈمک کانفرنس کا دہلی میں انعقاد کیا گیا جس میں ملک بھر سے وابستگان اور طلبہ شریک ہوئے۔طلبہ نے بڑی تعداد میں طے شدہ موضوعات پر مقالے پڑھے۔

ایک امن پسند ومعتدل معاشرے کی تشکیل وتعمیر کے حوالے سے بنارس ہندو یونیورسٹی میں ایک عالمی کانفرنس منعقد کی گئی۔ایس آئی او نے نصاب تعلیم کا جائزہ لیا اور ملک بھر میں پچاس سے زائد شکشا سنواد کیے۔اس طرح ایک نئے تعلیمی منصوبے کی تدوین عمل میں آئی۔

ان علاقوں میں جہاں تنظیمی سرگرمیاں مستحکم نہیں ہوسکی تھیں، خصوصی توجہ کے ساتھ توسیع واستحکام کا کام کیا گیا۔

سترہویں میقات ۲۰۱۵ءتا۲۰۱۶ء

صدر تنظیم: اقبال حسین (تلنگانہ)

جنرل سکریٹری: الف شکور (اے ایم یو)

سکریٹریز: محمد نشاط (کیرالا)،توصیف احمد، لئیق احمد خان (تلنگانہ)، عبدالودود (مغربی بنگال)، نظیر الحسن خاں فلاحی (مغربی یوپی)

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) توصیف احمد (کرناٹک)
(۲) خان یاسر (دہلی)
(۳) نحاس مالا (کیرالا)
(۴) شاداب معصوم (مغربی بنگال)
(۵) لمسیر علی (کیرالا)
(۶) سید ابوطاہر (تمل ناڈو)
(۷) مسیح الزماں انصاری (یوپی سنٹرل)
(۸) ابوالاعلیٰ سید سبحانی (مشرقی یوپی)
(۹) کریم الدین (اے پی)
(۱۰) شمشیر ابراہیم (کیرالا)
(۱۱) عبدالملک شارق (تلنگانہ)
(۱۲) عبداللہ عزام (اے ایم یو)
(۱۳) مسیح الرحمٰن (مغربی بنگال)
(۱۴) خلیق احمد خان (تلنگانہ)
(۱۵) مصعب اریکور (کیرالا)

سترہویں میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ انڈیا انٹرنیشنل اسلامک اکیڈمک کانفرنس (IIIAC)۔

☆ ملکی سطح پر پچاس سے زائد شکشا سنواد اور نئے تعلیمی منصوبہ کی تدوین۔

☆ معتدل و تعمیری سوچ کو پروان چڑھانے کے لئے ملکی سطح پر مخصوص پروگرام۔

☆ بنارس ہندو یونورسٹی میں ملک گیر کانفرنس۔

☆ دلت طلبہ کے ساتھ زیادتیوں کے خلاف ملک گیر مہم برائے انصاف۔

☆ طلبہ مدارس کے لیے ایک رہنما کتاب بعنوان: ”اپنی شخصیت خود بنائیں“ بڑے پیمانے پر شائع کی گئی۔

☆ کل ہند طلبہٗ مدارس کانفرنس، لکھنؤ۔

☆ تعلیمی میدان میں تحقیق کے لیے سینٹر فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (CERT) کا قیام

جہدِ مسلسل

ملک میں فسطائی طاقتوں کے بڑھتے مظالم کے درمیان تنظیم کی اٹھارہویں میقات کا آغاز ہوا۔فرقہ وارانہ فسادات، گائے اور ذات پات کی بنیاد پر تشدد کے متعدد واقعات سامنے آئے۔ تنظیم نے نفرت کے اس ماحول کے خلاف لگاتار جدوجہد کا فیصلہ کیا اور اپنی سرگرمیوں کے ذریعہ مسلم طلبہ ونوجوانوں میں قنوطیت اور اشتعال کے بدلے مثبت اندازفکر پیدا کرنے کی طرف توجہ مرکوز کی۔ جے این یو کے ایک طالب علم کی پراسرار گمشدگی کے خلاف ملک گیر احتجاج کیے گئے۔

فارغین دینی مدارس پر بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ کرئیر کے سلسلے میں اِن کی رہنمائی کے لیے شعبہ تنظیم سے ایک کتاب بھی شائع کی گئی۔

ملک کے موجودہ تعلیمی نصاب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا گیا اور اسے مدون کرنے کی جانب اقدامات کیے گئے۔ اِسلام کے فلسفہ تعلیم پر ایک کتاب شائع کی گئی۔

وابستگانِ تنظیم میں قرآن سے تعلق کو مستحکم کرنے کے لیے مرکزی سطح پر عربی زبان کے لیے یک سالہ کورس تشکیل دیا گیا جس میں مختلف ریاستوں کے وابستگانِ تنظیم نے شرکت کی۔

اٹھارہویں میقات ۲۰۱۷ء تا ۲۰۱۸ء

صدر تنظیم: نحاس مالا (کیرالا)
جنرل سکریٹری: خلیق احمد خان (تلنگانہ)
سیکریٹریز: لبید شافی (کرناٹک)، سید اظہر الدین (تلنگانہ)، توصیف احمد (کرناٹک)، عبدالودود (مغربی بنگال)، جسیم پی پی (کیرالا)

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) خان یاسر (دہلی)
(۲) لئیق احمد خان (تلنگانہ)
(۳) ابوالاعلیٰ سید سبحانی (دہلی)
(۴) توصیف احمد (کرناٹک)
(۵) الف شکور (اے ایم یو)
(۶) لبید شافی (کرناٹک)
(۷) سلمان احمد (جنوبی مہاراشٹر)
(۸) سعادت حسین خلیفہ (دہلی)
(۹) سراج الحسن (تمل ناڈو)
(۱۰) سہیل حسین (اے پی)
(۱۱) توفیق کے پی (کیرالا)
(۱۲) مستجاب خاطر (جنوبی مہاراشٹر)
(۱۳) صہیب سی ٹی (کیرالا)
(۱۴) ریحان فضل (شمالی مہاراشٹر)
(۱۵) مصدق مبین (راجستھان)

شمالی ہند میں تنظیمی کام کے فروغ کے لیے ''خودی کا راز داں ہو جا، خدا کا ترجماں ہو جا'' کے مرکزی عنوان کے تحت چھ مہینے کی مہم منائی گئی جس کے ذریعہ اس علاقے میں تنظیم کا وسیع پیمانے پر تعارف ہوا۔ اس مہم کی تکمیل پر تنظیم نے ''تکریم کی بازیافت: مستقبل کی تعمیر'' کے عنوان سے دہلی میں ایک کل ہند کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔

اٹھارہویں میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ نجیب کو انصاف دلانے کے لیے ملک گیر احتجاجی مہم۔

☆ ملک گیر تکریم انسانیت مہم۔

☆ شمالی ہند میں سیلاب زدگان کے لیے ریلیف کا کام۔

☆ مرکزی سطح پر قرآنی عربی کے لیے مخصوص تربیتی کورس (جامعہ اسلامیہ، شانتاپرم)۔

☆ دہلی میں ملکی سطح پر ''تکریم کی بازیافت: مستقبل کی تعمیر'' کے عنوان سے ایک کانفرنس۔

☆ شعبہ تنظیم سے اِسلام کے فلسفۂ تعلیم پر کتاب کا اجراء۔

☆ دینی مدارس کے وابستگان کے لیے شعبہ تنظیم سے ایک کتاب ''تعلیم، ترقی، تعمیر۔ رہنمائے طلبہ مدارس'' کا اجراء۔

☆ قومی سطح پر Entrepreneurship Summit کا انعقاد، ممبئی۔

ہر لحظہ دگرگوں

انیسویں میقات کا آغاز اس وقت ہوا جب ملک میں فسطائیت اپنے عروج پر تھی، فرقہ وارانہ فسادات، اقلیتوں پر ہجومی تشدد کے علاوہ آئے دن مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جا رہا تھا۔ پارلیمانی انتخابات کے موقع پر تنظیم نے ''طلبائی منشور 2019'' جاری کیا۔

نارتھ ایسٹ میں تنظیم کی توسیع و استحکام کے ضمن میں Establish Justice: Renew, Refine, Rebuild کے عنوان سے مہم منائی گئی۔ اس دوران کیڈر کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا۔

نئی قومی تعلیمی پالیسی کے ڈرافٹ میں نامناسب مجوزہ تبدیلیوں خلاف ملک بھر میں آواز اٹھائی گئی، تعلیمی ماہرین کے ساتھ گفتگو کر کے حکومت کو مشورے بھی دیے گئے۔ فائنل ڈرافٹ میں متعدد مشوروں کو حکومت ہند نے قبول بھی کیا۔

انیسویں میقات کو طلبہ سیاست میں تنظیم نے کئی اہم سنگ میل طے کیے۔ ملک کی مرکزی اور ریاستی یونیورسٹیز میں شاندار کامیابیاں حاصل ہوئیں، کہیں یونین صدر، کہیں سیکریٹری، کہیں کونسلر، تو کہیں کونسل ممبر منتخب ہوئے۔

مرکز کی این ڈی اے حکومت نے مسلمانوں

انیسویں میقات ۲۰۱۹ء تا ۲۰۲۰ء

صدر تنظیم: لبید شافی (کرناٹک)

جنرل سکریٹری: سید اظہر الدین (تلنگانہ)

سکریٹریز: معاذ سلمان منیار (کرناٹک)، سید احمد مذکر (تمل ناڈو)، فواز شاہین (دہلی)، سید احمد علی (تلنگانہ)، شبیر سی کے (کیرلا)، خان سلمان مبین (ساوتھ مہاراشٹر)، ابوطلحہ ابدال (جھارکھنڈ)

نارتھ ایسٹ آرگنائزرس: غلام ربانی (سکم)، سہیل احمد (آسام)

مرکزی مشاورتی کونسل

(۱) ابوالاعلیٰ سید سبحانی (دہلی)
(۲) محمد سلمان احمد (مہاراشٹر ساؤتھ)
(۳) امجد علی (کیرلا)
(۴) سید احمد مذکر (تمل ناڈو)
(۵) طلحہ فیاض الدین (تلنگانہ)
(۶) سعادت حسین خلیفہ (دہلی)
(۷) مسیح الزماں (یوپی ایسٹ)
(۸) مستجاب خاطر (مہاراشٹر ساؤتھ)
(۹) اسامہ حمید (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)
(۱۰) سراج الحسن (تمل ناڈو)
(۱۱) فواز شاہین (دہلی)
(۱۲) ریحان فضل (مہاراشٹر نارتھ)
(۱۳) کلیم احمد خان (تلنگانہ)
(۱۴) عبدالودود (مغربی بنگال)
(۱۵) شبیر سی کے (کیرلا)

کے خلاف پارلیمنٹ سے شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) پاس کرایا، تو تنظیم نے پہلے ہی روز سے اس بل کے خلاف احتجاج کیا، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سمیت ملک کی تمام بڑی یونیورسٹیز میں اس ایکٹ کی مخالفت ہوئی۔ اس دوران پولس نے طلبہ کے ساتھ انتہائی تشدد کا معاملہ کیا۔ مظاہروں کو حکومت نے طاقت کے ذریعہ ختم کرنے کی کوشش کی۔ مختلف ریاستوں میں کئی لوگ شہید ہوئے۔ مختلف سنگین دفعات کے تحت ہمارے متعدد ممبرس گرفتار بھی ہوئے۔

نومبر 2019 میں کووڈ 19 نامی وائرس نے پورے دنیا کے نظام کو درہم برہم کر دیا۔ ہمارے ملک میں بھی اچانک اور غیر منصوبہ بند طریقے سے مکمل لاک ڈاؤن کی وجہ سے لاکھوں غریب مزدور بے روزگار اور بے سہارا ہو گئے۔ ایسے حالات میں تنظیم نے ملک بھر میں ریلیف کا کام کیا۔ مختلف کالجز اور یونیورسٹیز میں طلبہ و طالبات پھنس گئے تھے، ان کو گھروں تک پہنچانے اور سہولیات پہنچانے کا کام بھی انجام دیا گیا۔ کووڈ 19 کے پر آشوب دور میں تنظیم کے ممبران نے اپنی صحت کے سلسلہ میں خطرات مول لیتے ہوئے بے لوث خدمت انجام دی۔

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف میڈیا اور سوشل میڈیا کے بڑھتے منفی پروپیگنڈہ اور سرکار کے نامناسب رویے کے پیش نظر اسلام اور مسلمانوں کی صحیح تصویر برادران وطن کے سامنے پیش کرنے کی غرض سے ملک گیر دعوتی مہم "اسلام کو جانئے" کے عنوان سے منائی گئی۔

انٹرپرینیرشپ کے سلسلے میں کئی اہم سرگرمیاں انجام دی گئیں۔ انکیوبیشن سینٹر کا قیام عمل میں آیا۔

ماحولیات کے بڑھتے بحران کو دیکھتے ہوئے پالیسی بنائی گئی کہ خلیفۃ الارض کا تصور اور احساس عام ہو۔ اس سلسلے میں ایک سہ روزہ سیمینار جے پور میں منعقد کیا گیا۔ حکومت کے EIA2020 ڈرافٹ پر تنظیم نے اپنا ریویو اور متعدد مفید مشورے حکومت کو دیے۔

حکومتی پالیسیوں اور فیصلوں کے سلسلہ میں عوام کے درمیان شعور عام کرنے کے لیے تنظیم نے پارلیمنٹ واچ کے نام سے پارلیمنٹ کی کارروائی کے خلاصہ اور اہم نکات کو مرتب کرنے کا کام شروع کیا جس سے فاشسٹ حکومت کی سرگرمیوں کو سمجھنے اور سمجھانے میں آسانی ہوئی۔ مختلف اشوز پر اکیڈمک ایکٹوزم بھی میقات کے اہم کاموں میں سے ایک ہے۔

انیسویں میقات کی اہم سرگرمیاں

☆ ملکی سطح پر جملہ ممبران کو تفہیم القرآن کا مطالعہ مکمل کرنے کی جانب راغب کیا گیا۔
☆ نارتھ ایسٹ میں مہم اور کانفرنس (تریپورہ، آسام)
☆ مرکزی سطح پر قرآنی عربی کے لیے مخصوص تربیتی کورس (جامعہ اسلامیہ شانتاپورم)
☆ مرکزی سطح پر کلچرل ورکشاپ کا انعقاد
☆ ماحولیاتی ایکٹوزم پر ورکشاپ کا انعقاد
☆ ساؤتھ انڈیا ہسٹری سمٹ کا انعقاد
☆ ریسرچ اسکالرس سمٹ کا انعقاد
☆ سہ روزہ تربیتی پروگرام برائے طلبہ مدارس کا انعقاد
☆ سی اے اے اور این آر سی کے خلاف مستقل جدوجہد
☆ "اسلام کو جانئے" ملک گیر دعوتی مہم

میقات ابھی جاری ہے۔ ملک بھر میں اسلام پسند طلبہ و نوجوانوں کا یہ قافلہ پورے عزم وحوصلہ کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ رب کائنات کا فضل و کرم اور تائید و نصرت ہی ہے کہ کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود، جو کہ ہر انسانی کوشش کا خاصہ ہیں، طلبہ تنظیم کا یہ ننھا سا پودا اب ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اس کی سرسبزی و شادابی سے بزرگان تحریک کی ہی نہیں بلکہ ملت کے ہر دردمند کی آنکھوں کو ٹھنڈک ملتی ہے۔ ایس آئی او کے تازہ دم کارکن اسلام کے حیات آفریں پیغام کے ساتھ منزل بہ منزل مستقبل کی طرف گامزن ہیں۔